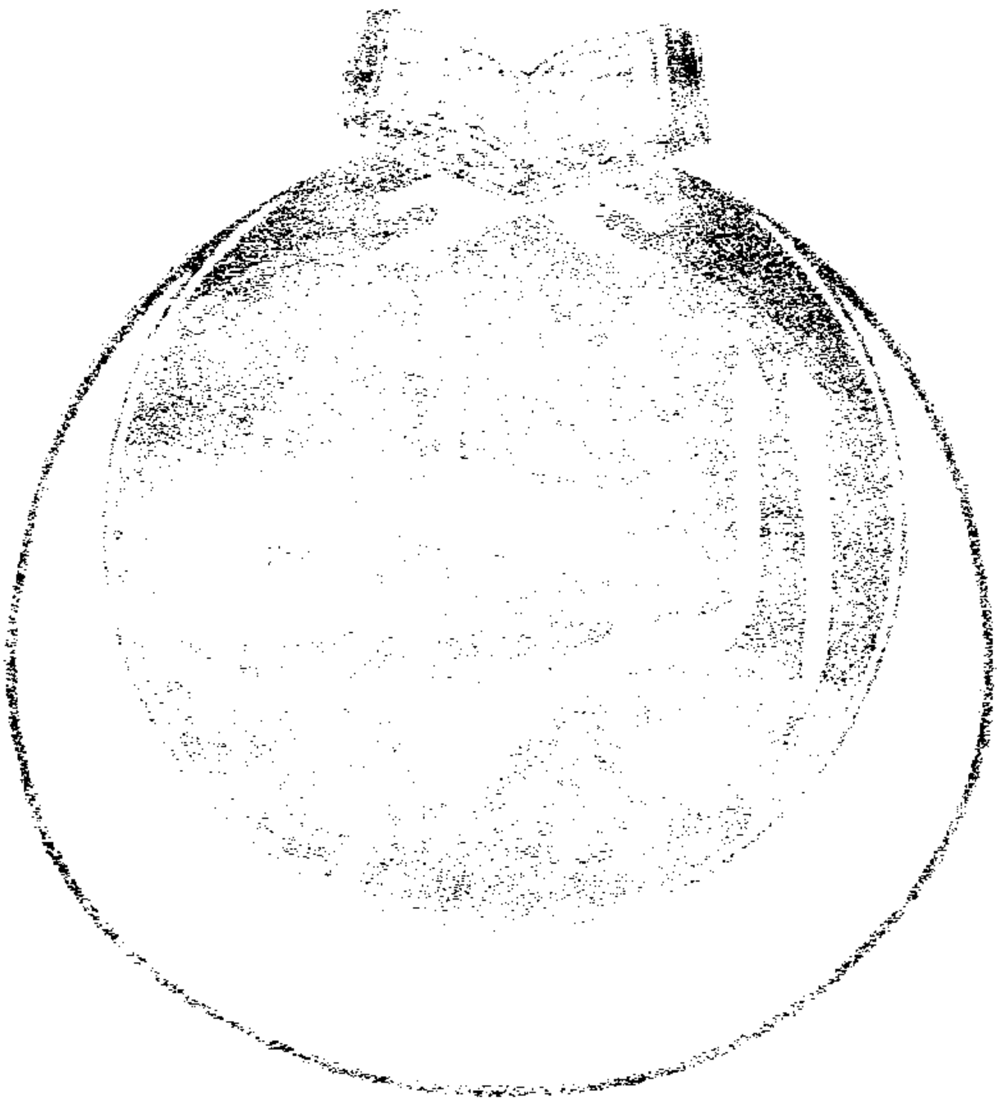

THE AHMADIS' CASE

I read your article THE AHMADIS : No longer brother (Review, 22 July) with interest and found it comprehensive, except for a few discrepancies.

I am a convert, converted Muslim in U.S. through preachings of the Ahmadiyya Muslim Mission of Islam in Washington. You stated that some members of this community announced "penitence for their erroneous beliefs in the past." I ask : How did the realisation of truth come to them ? I cannot imagine a change of heart through torture, killing, looting and stoning or burning to death. The Holy Koran clearly states there is no compulsion in faith. I changed my religion when I was convinced, through solid arguments, of the beauty of Islam and its superiority over all others. I came to understand that this is the only living religion which is not just a combination of meaningless rituals but one in which a man can achieve direct communion with his God. I cannot believe that any Ahmadi had a change of heart under the threat of death. The people of Pakistan should adopt those methods which were so successfully adopted by the Prophet Mohammad, which converted people like Abu Bakr, Ummar the great, Usman and Ali. Did the Prophet ever use an iron fist to convert them ?

Our aim is to spread the truth of Islam, not just to sit like orthodox mullahs, and to bring new souls into the fold. We have paid 10% of our incomes all our lives and our forefathers have left 10% of their properties to the community to run the Ahmadiyya Muslim missions, colleges, schools and hospitals around the world.

It is unfortunate that about fifty Ahmadis have been tortured to death and their bodies dragged behind donkeys in the streets of Pakistan. Thousands of Ahmadis have been rendered homeless and their businesses destroyed. Homes have been looted along with mosques. Children have been thrown out of schools. Ahmadis have been ousted from their jobs. Almost all doors of earning a livelihood have been closed to them. This inhuman treatment can be well expected of the people of Pakistan who, three years ago, killed helpless Bengalis in their hundreds of thousands in the then East Pakistan.

Rabwah, the international headquarter of the Ahmadi community, was not gratuitously bought over by the community. It was a piece of land where even bushes would not grow. We bought this barren land and a city was planned and constructed on it.

For the first time in history, the faith of a man is determined by the legislature of Pakistan. It is no longer a matter of one's own conscience. What [illegible] and what a ridiculous state of affairs ! How can a nation with such a low level of intellect think of surviving in the modern world of science ? They are doomed and they have written it on the wall with their own [illegible]

[illegible]

BILAL RAYMOND
Far Eastern Economic Review

ایک "احمدی" کا خط جو فار ایسٹرن اکنامک ریویو کے [illegible] شمارہ کے [illegible]
میں شائع ہوا ہے ۔

[illegible]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۲۴ شمارہ ۱ | مجلہ **الفرقان** ربوہ اکتوبر ۱۹۷۴ء | شوال ۱۳۹۴ ہجری قمری اخاء ۱۳۵۳ ہجری شمسی

سیرۃ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) نمبر

انشاء اللہ العزیز ماہنامہ الفرقان کا دسمبر کا شمارہ سیرۃ خاتم النبیین نمبر ہوگا۔ جس میں حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ٹھوس مقالات شائع ہوں گے۔ اہلِ علم و اہلِ قلم حضرات اور شعراء کرام سے درخواست ہے کہ اس خاص نمبر کے لئے اپنے رشحاتِ قلم سے الفرقان کو ممنون فرمائیں۔ دس نومبر ۱۹۷۴ء تک تمام مقالات وغیرہ پہنچ جانے چاہئیں۔ شکریہ ابو العطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان ربوہ

مجلس تحریر

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
۲۔ " خان بشیر احمد خان صاحب رفیق لندن
۳۔ " مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
۴۔ " مولوی عطاء المجیب صاحب راشد "

سالانہ اشتراک

بیرون پاکستان	بحری ڈاک	۲۵ شلنگ	
"	ہوائی ڈاک	۵۰ "	
اندرون پاکستان	عام ڈاک	۱۰ روپے	
"	فی نسخہ	ایک روپیہ	

الفہرست

● اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیریں ثمرات — ایڈیٹر — صـ۲
● شذرات — " — ۴
● مدینے کا راہی (نظم) — جناب منظور احمد صاحب راولپنڈی — ۵
● درس الحدیث۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا۔ (ادارہ) — ۶
● مظلوم احمدیوں پر برکتوں کے دروازے کھولے جائیں گے (حضرت مسیح موعودؑ) — ۷
● جماعت احمدیہ کے لئے دورِ ابتلاء کی خبر (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) — ۸
● البیان۔ سورۃ الانعام ع ۱۹ کا سلیس اردو ترجمہ و مختصر تفسیری نوٹ (ابوالعطاء) — ۹
● ۔۔۔۔ اور میں چپ رہا (نظم) — جناب نسیم سیفی صاحب — ۱۴
● "راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو" (نظم) — جناب چوہدری شبیر احمد صاحب — ۱۵
● نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم — جناب صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ سلسلہ — ۱۶
● حاصلِ مطالعہ — جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد — ۱۷
● چند فقہی سوالات کے جوابات — مرتبہ مکرم احمد صادق صاحب مفتی — ۲۲
● علماء انڈونیشیا کا فتویٰ (عربی سے ترجمہ) — ۲۴
● حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کس عمر میں دعویٰ نبوت کیا؟ (یکلم الناس فی المھد وکھلاً کی تفسیر) — جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور — ۲۵
● حضرت مسیحؑ بوقتِ نزول نبی ہوں گے (دارالافتاء کراچی کا فتویٰ) — ۳۴
● ایک سادہ سا سوال (نظم) — جناب چوہدری عبدالسلام صاحب اختر — ۳۵
● بعض اہم تفاسیر قرآن عظیم کا تذکرہ (ماخوذ) — ۳۶
● چار سوالات کے مختصر جوابات — ایڈیٹر — ۴۶

ضروری نوٹ: اس شمارہ کے صـ۱۷ تا صـ۲۴ پر بجائے اکتوبر کے جولائی طبع ہوگیا ہے احباب درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

قرآنی آیات کی روشنی میں

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیریں ثمرات

قرآن مجید نے مسلمانوں کو بشارت دی ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ (احزاب ع۹) کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے وہ عظیم الشان کامیابیوں کے وارث ہوں گے۔

پھر فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آل عمران ع۴) اے رسول! تو اعلان کر دے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو میرے نقش قدم پر چلو تم خدا تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔

ایک تیسرے مقام پر فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ع۱۲) اے مسلمانو! تم سب اُمتوں سے بہتر اُمت ہو جو تمام لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تم دوسرے لوگوں کو معروف کا حکم دیتے ہو اور غیر معروف سے منع کرتے ہو۔

ہر اُمت کا مقام درحقیقت اسکے نبی کے مقام کی نسبت سے ہوتا ہے ——— اللہ تعالیٰ نے سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سب نبیوں سے **افضل و اعلیٰ** قرار دیا تو آپؐ کی اُمت کا خیر اُمت ہونا لازمی تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خوب فرمایا ہے ؎

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسل ٭ تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام، خاتم النبیین کا ذکر فرمایا تو اس کے ساتھ ہی مومنوں کے لئے **فضل کبیر** کی بھی بشارت دی۔ فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ (احزاب ع۵) کہ رسول اکرمؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپؐ کی **شان** یہ ہے کہ آپؐ رسول اللہ ہیں اور آپؐ **خاتم النبیین** ہیں۔

ذرا آگے چل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ (احزاب ع) کہ اے نبی! ہم نے تجھے بطور گواہ، **بشارت** دینے والا، انذار کرنے والا، اللہ کے حکم سے اس کی طرف **دعوت** دینے والا اور روشن کرنے والا سورج بنا کر بھیجا ہے۔ تو مومنوں کو خوشخبری دے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے **فضل کبیر** مقرر ہے۔

اِس سورۃ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع ترین منصب **خاتم النبیین** کے ذکر کے ساتھ حضورؐ کی اُمّت کے لئے **فضل کبیر** کی بھی بشارت دی گئی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیوں کے لئے جو خیر اُمّت ہونے، **محبوبانِ الٰہی** بننے اور **فضل کبیر** حاصل کرنے کی خوشخبری دی گئی ہے اس سے کیا مراد ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ (النساء ع) کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں گے، رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ اور ان میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ پہلے سے انعام فرما چکا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین میں شامل ہوں گے۔ یہ لوگ بلحاظ رفاقت بہت بہتر ہوں گے۔ یہ اللہ کا موعود **فضل** ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔

اِس آیت میں ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ کہہ کر سورۃ احزاب کی آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ پس واضح ہو گیا کہ اُمّتِ محمدیہ کے لئے اطاعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ سب انعاماتِ روحانیہ مقدر ہیں جو پہلی اُمتوں کو ملتے رہے ہیں بلکہ وہ شیریں پھل شان میں ان سے بھی بڑھ کر ہوں گے کیونکہ جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں اسی طرح آپؐ کی اُمّت بھی سب اُمتوں سے بڑھ کر ہے اور آپؐ کے فیوض و برکات بھی سب سے بڑھ کر ہیں اور ہمیشہ کے لئے جاری ہیں وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

شذرات

۱۔ قومی اسمبلی کی قرارداد پر تبصرہ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۴ء میں فرمایا:۔

"جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے یعنی جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس پر جماعت احمدیہ کے خلیفۂ وقت کا تبصرہ کیا ہے؟ اس پر تنقید کیا ہے؟ کیا پاس ہوا ہے؟ اس کے متعلق جماعت کو بتایا جائے۔ اس میں اسلئے بھی الجھن پڑتی ہے کہ مختلف اخبارات مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں اور بعض اخبار بعض باتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے متعلق اس وقت تو میں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ NO COMMENT کوئی تبصرہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر تبصرے سے قبل بڑے غور اور تدبّر کی ضرورت ہے اور مشورے کی ضرورت ہے۔ پس مشورے اور تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد پھر میں جماعت احمدیہ کو بتاؤں گا کہ جو پاس ہوا ہے وہ اپنے اندر کتنے پہلو لئے ہوئے تھا۔ کیا بات صحیح ہے اور کیا بات صحیح نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال اس وقت اس پر کوئی تبصرہ نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو کچھ دن اور انتظار کرلیں کوئی جلدی بھی نہیں ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے۔ اسلئے حقیقت کو اُبھرنے دیں حقیقت کو UNFOLD ہونے دیں، اسکو پتیاں نکالنے دیں پھر اس کے اوپر تبصرہ بھی آجائے گا۔" (الفضل ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان: حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ حضور اس قرارداد پر جنوری ۱۹۷۵ء یا فروری ۱۹۷۵ء میں کسی وقت تبصرہ فرمائیں گے انشاء اللہ العزیز۔

۲۔ سوڈانی مہدی کے دعویٰ کی حقیقت

ہفت روزہ چٹان لاہور کا اقتباس ذیل توجہ سے مطالعہ فرمائیں لکھا ہے:۔

"مسلمان شیخ محمد احمد کو ان کی زندگی میں اور بعض صورتوں میں آج بھی امام مہدی سمجھتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ وہ امام مہدی نہیں تھے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بامر مجبوری

(باقی صفحہ [illegible] پر)

مدینے کا راہی

(محترم جناب منظور احمد صاحب راولپنڈی)

جذبوں پہ جبر کے سائے ہیں آنکھوں پہ پڑے گہرے ہیں
خوشبوؤں پہ بھی قدغن ہے اور روشنیوں پہ پہرے ہیں

سنتے ہیں آنے جانے پر اک اونچی باڑ لگا دی ہے
جو شمع کہ روشن ہے من میں کیا وہ بھی تم نے بجھا دی ہے؟

جس آگ نے پھونکا ہے تن من وہ پاپی دنیا کیا جانے
جس تن لاگے اس سے پوچھو اس پیت کو تیری بلا جانے

چل میرے تصور بسم اللہ ہے کون جو تجھ کو ٹوک سکے
ہے کون جو یادیں چھین سکے بہتے اشکوں کو روک سکے

یہ جنم جنم کا رشتہ ہے دو چار برس کی بات نہیں
"کب یادیں ان کا ساتھ نہیں کب ہاتھ میں ان کا ہاتھ نہیں"

درس الحدیث

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ۔ اِنْ لَمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ۔ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ اَوْ تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

(الجامع الصغیر الجزء الاول ص۴۹)

ترجمہ۔ اے میرے اللہ! میں اپنی طاقت کی کمزوری، اپنی تدبیر کی کوتاہی اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہو جانے کی شکایت تیرے حضور ہی کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھے دیکھ کر منہ بناتا ہے یا کسی قریبی کے جس کو تو اسے میرے معاملے کا مالک بنا دیتا ہے؟ اے اللہ! اگر تو مجھ پر ناراض نہ ہو تو مجھے کسی اور بات کی پرواہ نہیں ہے۔ ہاں تیری عافیت میرے لئے بہت وسیع ہے۔ اے اللہ! میں تیرے وجہ کریم کے اس نور کی پناہ میں آتا ہوں جس سے آسمان و زمین روشن ہو گئے ہیں اور جس کے باعث تمام تاریکیاں چمک اٹھی ہیں اور دنیا اور آخرت کے سارے معاملات کی اصلاح اسی پر موقوف ہے۔ میں اس نور کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ پر اپنے غضب کو نازل فرمائے یا تو اپنی ناراضگی کو مجھ پر وارد کرے۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی کا طلبگار رہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ تیرے سوا کوئی دکھ دور نہیں کیا جا سکتا اور نہ کسی نیکی کے بجا لانے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلمات

مظلوم احمدیوں پر برکتوں کے دروازے کھولے جائیں گے

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پُورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پُھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(الوصیت ص ۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

جماعت احمدیہ کے لئے دَورِ ابتلاء کی خبر

"الٰہی جماعتوں کا یہ طریق ہوتا ہے کہ دشمن انہیں مارنا چاہتے ہیں تو ان کے افراد اس سے گھبراتے نہیں بلکہ اپنے آپکو موت کے لئے پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم ایمانی جماعت ہیں تو یقیناً ایک دن ہمارے مخالف ہمیں کچلنے کی کوشش کریں گے اور چاہیں گے کہ اس کانٹے کو اس رستہ سے ہٹا دیا جائے۔ مگر جب ایسا وقت آئے گا تو کیا وہ لوگ جو آج اپنی آمد کا ۱/۱۶ حصہ بھی بطور چندہ نہیں دیتے اس وقت سینکڑوں روپیے کی ماہوار آمد کو چھوڑ دیں گے؟ جماعت پر جب بھی ایسا وقت آئے گا وہ اپنے آپکو غیر احمدی کہنا شروع کر دیں گے اور اپنے دلوں کو اس طرح تسلّی دے لیں گے۔ خدا تعالیٰ تو عالم الغیب ہے وہ تو جانتا ہے کہ ہم دل سے احمدی ہیں۔ اس وقت جماعت کا کتنا حصہ ہو گا جو باقی رہ جائے گا اور کہے گا کہ اچھا تم ہمیں مارنا چاہتے ہو تو مارتے جاؤ، ملازمتوں سے الگ کرنا چاہتے ہو تو الگ کر دو، ملک بدر کرتے ہو تو ملک بدر کر دو، جیل خانوں میں ڈالتے ہو تو جیل خانوں میں ڈال دو ہم وہاں بھی فریضۂ تبلیغ کو نہیں چھوڑیں گے۔ تم ہمیں پھانسی دیتے ہو تو دے دو ہم پھانسی کے تختوں پر بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کریں گے۔ جب جماعت میں ایسا رنگ پیدا ہو جائے گا تو پھر وہی افسر جو ملک بدر کرنے پر مامور ہوں گے، اسی طرح جیل خانوں کے افسر اور جلاد وغیرہ سب احمدیت کو قبول کر لیں گے کہ احمدیہ جماعت واقعی الٰہی جماعتوں والا رنگ رکھتی ہے۔ لیکن جو شخص ابھی سے اپنے آپ کو اس گھڑی کے لئے تیار نہیں کرتا اس پر ہم کیسے اُمید کر سکتے ہیں کہ وہ وقت آنے پر ثابت قدم رہے گا۔ بے شک جماعت میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنی دنیوی جائیدادوں اور اپنی آمدنیوں پر لات مار کر دین کی خدمت کے لئے آگئے ہیں مگر پھر بھی جماعت کا ایک حصہ سُست اور غافل ہے اور اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

یاد رکھو! جب تک جماعت کا اکثر حصہ نبیوں کی جماعتوں کی طرح مار کھانے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ مار کھانا بڑے حوصلے کی بات ہے۔ جو مارتے ہیں وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے مگر جو مار کھاتے ہیں ان کی طرف دنیا کی توجہ پھر جاتی ہے۔"

(الفضل ۵ راگست ۱۹۴۹ء صفحہ ۲)

سورۃ الانعام ع ۱۶

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ

يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ

اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

جو تم کو میری آیات پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی ملاقات سے ڈراتے

هَٰذَا ۚ قَالُوا۟ شَهِدْنَا عَلَىٰٓ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ

تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے فریب

ٱلدُّنْيَا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ○

دیا تھا اور وہ آج اپنے آپ کے خلاف گواہ ہیں کہ وہ کفر کرنے والے تھے

ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَ

یہ اس وجہ سے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو از راہِ ظلم ہلاک کرنے والا نہیں جبکہ

تفسیر: اس رکوع کی پہلی آیت میں رسولوں کی مسلسل آمد کا بیان ہے کیونکہ انسانوں پر تمام حجت رسولوں کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ آیت میں جنوں سے مراد انسانوں کا وہ حصہ ہے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور عوام کے اختلاط سے اجتناب کرتا ہے۔ رسول سب انسانوں کے لئے آتا ہے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ ان آیتوں میں رسولوں کی بعثت کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ کلام الٰہی ذکر کریں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی طرف متوجہ کریں اور قیامت کے مواخذہ سے انہیں ڈرائیں۔

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ

ان کے باشندے حق کے جاننے سے غافل ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے مطابق درجات ہونگے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

تیرا رب ان کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔ تیرا رب غنی اور

ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

بے انت رحمتوں والا ہے۔ وہ اگر چاہے تو تم کو ہلاک کر دے اور تمہارے بعد ان قوموں کو تمہارا جانشین

بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ

بنا دے جن کو وہ چاہے جیسا کہ اس نے تم کو دوسری قوموں کی اولاد سے پیدا کر دیا

اٰخَرِيْنَ ○ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ

ہے۔ یقیناً تم سے جو وعدے کئے جا رہے ہیں وہ ہو کر رہیں گے اور تم اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنیوالے

بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

نہیں ہو۔ اے رسول! ان سے کہہ دے کہ اے میری قوم! تم اپنے رنگ میں اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو میں بھی

اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں آتے تھے؟ سب قومیں اور قیامت تک کے سارے گروہ اثبات میں جواب دیں گے اور اپنی بدبختی کا اعتراف کرینگے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا سلسلہ جاری ہے۔

دوسری آیت میں اس امر کو ظلم قرار دیا گیا ہے کہ لوگوں کو رسولوں کے ذریعہ انتباہ کئے بغیر ہلاک کر دیا جائے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل ع۲) کہ ہم عذاب نہیں بھیجتے جب تک رسول مبعوث نہ کرلیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ○ (طٰہٰ ع۸) کہ اگر ہم ان لوگوں کو رسول بھیجنے سے پہلے ہی ہلاک کر ڈالتے تو وہ کہہ سکتے تھے کہ خداوندا تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ مبعوث فرمایا تاہم ذلیل و رسوا ہونے سے پیشتر تیری آیات کی پیروی کر لیتے

عَامِلٌ ج فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لا مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ

عمل کرنے والا ہوں۔ کچھ عرصہ کے بعد تم جان لوگے کہ اگلے اصل گھر کا اچھا انجام کس کو نصیب ہوتا ہے۔

الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

یقیناً ظالم لوگ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ (ان مشرکوں نے) اللہ تعالیٰ کی

مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا

پیدا کردہ کھیتیوں اور اس کے پیدا کردہ جانوروں میں سے ایک حصہ خدا کے لئے مقرر کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ تو

لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

ہمارے خیال کے مطابق اللہ کے لئے ہے اور یہ (باقی) ہمارے شریکوں (معبودانِ باطلہ) کے لئے۔ یاد رہے کہ جو حصہ انکے شرکاء کیلئے ہے

فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ج وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ط

وہ بہر حال خدا تعالیٰ کو نہیں پہنچتا۔ اور جو خدا کے لئے ہے وہ بھی (بوجہ شرک کے) ان کے بتوں کو ہی پہنچ جاتا ہے۔

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ

یہ لوگ کیسا برا فیصلہ کر رہے ہیں اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لئے ان کے شرکاء نے

پس قرآنی اصول ہے کہ قوموں پر عذاب آنے سے قبل انہیں رسول کے ذریعہ انذار کیا جاتا ہے تا ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

تیسری آیت میں فرمایا کہ اگر یہ لوگ نبی کی دعوت کو قبول کر کے ایمان لے آئیں اور اعمال صالحہ بجا لائیں تو ان کو ان کے اعمال کے مطابق درجات حاصل ہوں گے۔

چوتھی اور پانچویں آیت میں توجہ دلائی ہے کہ اللہ رحمت کرنے کے ساتھ غنی بھی ہے۔ اسلئے اگر لوگ انکار پر مصر ہیں تو وہ قادر انہیں تباہ کر کے دوسرے لوگوں کو ان کا جانشین بنا دیا کرتا ہے اسلئے کفارِ عرب یاد رکھیں کہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے کوئی انہیں روک نہیں سکتا۔

چھٹی آیت میں بیان فرمایا کہ انجامکار کامیابی اور فلاح مومنوں کو ہی حاصل ہوگی ظالم کامیاب نہ ہونگے۔ فرمایا

الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

ان کی اولادوں کا قتل کر دینا خوبصورت کر کے دکھایا ہے تا ان کو تباہ کر دیں

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا

اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ (مشرک)

فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ○ وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ

ایسا نہ کرتے پس تو ان کو اور ان کے افتراء کو چھوڑ دے۔ وہ مشرک کہتے ہیں کہ یہ چوپائے

وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَ

اور یہ کھیتیاں ممنوع ہیں ان کو ہمارے خیال کے مطابق وہی کھا سکتے ہیں جن کے لئے ہم چاہیں ایسا ہی

أَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ

کچھ چوپائے ہیں جن کی پیٹھیں (یعنی ان پر سواری کرنا) حرام قرار دی گئی ہیں اور کچھ جانور ہیں جن پر از راہ افتراء ذبح کرتے

عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

کے وقت یہ لوگ اللہ کا نام ذکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے افتراء کرنے کا ضرور بدلہ دے گا۔

نبی تو انہیں بتلا دے کہ اگر تم میری بات نہیں مانتے تو اپنے طریق پر تم عمل کرو میں بھی اپنے طریق پر عمل کرتا رہوں گا نتیجہ عنقریب خدا کی طرف سے ظاہر ہو کر رہیگا۔

ساتویں آیت میں مشرکوں کے سراسر غلط اور غیر معقول مسلک کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ خدا کے پیدا کردہ اناجوں اور چوپایوں کی تقسیم شروع کر دیتے ہیں اور خدا کے لئے اور اپنے اختیار کردہ معبودوں کے لئے حصے بخرے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ میں شرکیوں سے غنی ہوں اسلئے میں اس شراکت سے بیزار ہوں۔ یہ حصہ داری مجھے منظور نہیں ہے۔

آٹھویں آیت میں فرمایا کہ غیر اللہ کی عبادت نے ان مشرکوں کو اس طرح تباہ کر کے رکھ دیا ہے کہ وہ محض خیالی بتوں کے نام پر اپنے بچوں کو ذبح کر دیتے ہیں اور دین کے معاملے میں ہر قسم کے شک و شبہ کا شکار ہو جاتے ہیں فرمایا کہ اگر ہم مذہب اور عقیدہ کے بارے میں انسانوں کو مجبور کرتے تو وہ ایسے جھوٹ نہ بنا سکتے۔ مگر چونکہ ہم نے ان پر جبر نہیں کیا تجھے بھی جبر کا اختیار نہیں ہے۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان جانوروں کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ ہمارے مردوں

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

کے لئے جائز ہیں مگر ہماری بیویوں پر حرام ہیں۔ ہاں اگر وہ بچے

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ

مُردہ پیدا ہو تو سب مرد و عورت اس میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ان (مفتریانہ) بیانوں کی سزا ضرور دیگا

اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ

وہ بہت حکمتوں والا اور خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً وہ لوگ خسارہ میں ہیں جنہوں نے جہالت سے ازراہِ بیوقوفی

سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى

اپنی اولادوں کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو رزق دیا تھا اسے اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے اپنے

١٦ ع ١١ ٣ اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ع

حرام ٹھہرا لیا۔ یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور یہ اب ہدایت پانے والے نہیں ہیں۔

نویں اور دسویں آیت میں مشرکوں کے خود بخود حلال و حرام ٹھہرانے کے جرم کا ذکر فرمایا ہے کھیتیوں اور جانوروں کے بارے میں وہ لوگ اپنے پاس سے ایک دین بنا لیتے ہیں اور خود بخود کسی ایک چیز کو حلال اور کسی دوسری کو حرام قرار دے لیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا اور نہ انہیں اشیاء کو اس طرح حرام یا حلال ٹھہرانے کی اجازت دی ہے۔ یہ ان لوگوں کی خودسری اور افتراء پردازی ہے۔ — گیارھویں آیت میں ان لوگوں کا انجام ذکر فرمایا ہے جو شرک کرنے کے باعث بہت سفاہت اور بیوقوفی سے بچوں کو ذبح کر دیتے ہیں اور حلال و طیب اشیاء کو حرام قرار دے لیتے ہیں۔ فرمایا یہ لوگ گمراہ ہیں اور اگر وہ اس ڈگر کو نہ چھوڑیں گے تو ان کے لئے راہِ ہدایت پانا ناممکن ہو جائے گا۔ پس شرک انسان کی تباہی کا راستہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے ÷

افکارِ نو

.... اور مَیں چُپ رہا

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

میرے ماحول میں کفر و الحاد کا شور برپا رہا اور مَیں چُپ رہا
مَیں نے دیکھا کہ ہر بے زباں نے بڑے زور سے کچھ کہا اور مَیں چُپ رہا

رات ڈھلنے لگی، رُت بدلنے لگی میکدہ کی فضا بھی مچلنے لگی
ساقیٔ خوش ادا نے بُلا کر مجھے جام بھر کر دیا اور مَیں چُپ رہا

کہکشاں راستے میں بچھانے لگے میری منزل مرے پاس لانے لگے
میری رُوداد ہستی سفر ہے یہی مجھ کو آئی صدا اور مَیں چُپ رہا

تیرے دار و رسن میرا اعزاز ہیں تیرے طوق و سلاسل پہ نازاں ہوں مَیں
مَیں کہ اک شاعرِ شعلہ گفتار ہوں تُو نے سب کچھ کہا اور مَیں چُپ رہا

مَیں جسے بام پر یک بیک لے گیا جس کے جلوے مرے دل کا اعجاز ہیں
اس نے خوش ہو کے میری وفاؤں سے دی مجھکو زنجیر پا اور مَیں چُپ رہا

بُجھ گیا آج سوچوں کا ہر اک دِیا مٹ گئی آج ہر ایک دل کی خلش
مَیں نے سوچا کہ دانشوروں سے کوئی کیا کرے گا گلہ اور مَیں چُپ رہا

تجھ کو معلوم ہے تیری قسمت ہے کیا کل کی باتیں نہ کر کل سے گھبرا نہ تُو
میرے دل نے کہا ہے نسیم آج تک مجھ سے یہ بارہا اور مَیں چُپ رہا

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو" (کلام محمودؓ)

(محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب)

دیتے ہیں دکھ جو ہم کو ان کا سدا بھلا ہو
قسمت میں ان کی یارب آخر رہِ ہدیٰ ہو

نا آشنا ہے اب تک جو اپنے مہرباں سے
تیرے کرم سے یارب وہ جلد آشنا ہو

خود تُو نے کر دیئے ہیں ابلاغِ حق کے ساماں
تیری جناب سے ہی فتح و ظفر عطا ہو

جملہ سعید روحیں حق کو قبول کرلیں
موعود قافلہ کی محنت کا یہ صلہ ہو

ہم شاہِ دو جہاں کو دل دے چکے ہیں اپنا
پھر کس طرح ہمارا کلمہ کوئی نیا ہو؟

انکارِ خاتمیت ہے اتّہام ہم پر
ختم الرسل کے منکر پر لعنتِ خدا ہو

تجھ سے نہیں ہے مخفی سینے کا بھید کوئی
اے کاش درد دل کا غیروں کو بھی پتہ ہو

عشقِ شہِ دو عالم اپنی متاعِ دل ہے
ہم سے سلوک دنیا اچھا ہو یا بُرا ہو

سرشارِ عشق ہو کر شبّیر نغمہ خواں ہے
"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو"

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ازجناب صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ افریقہ)

محمدؐ کے در کا غلام - اللہ اللہ
ہے شاہوں کا شاہ وہ غلام - اللہ اللہ

غلامی درِ مصطفےٰؐ کی جو پائے
ہے کتنا ہی وہ شادکام - اللہ اللہ

جسے جامِ کوثر میسر نہیں ہے
وہ ہے کس قدر تشنہ کام - اللہ اللہ

محمدؐ کے اخلاق دُنیا میں فائق
فضائل کے ہیں وہ امام - اللہ اللہ

سرِ عرش جب شہِ لولاکؐ پہنچے
فرشتوں کا وہ ازدحام - اللہ اللہ

رسائی ہوئی سدرۃ المنتہیٰ تک
فرشتوں سے آگے مقام - اللہ اللہ

زہے کامرانی رسولِ خدا کی
خدا خود ہے بھیجے سلام - اللہ اللہ

ہوئے بہرہ ور آپؐ فضلِ خدا سے
"قدم بہ قدم گام گام - اللہ اللہ"

نوازا عفو سے سبھی دشمنوں کو
لیا کیا حسیں انتقام - اللہ اللہ

جو فضلِ خدا کا ہے طالب تو صوفی
محمدؐ کے دامن کو تھام - اللہ اللہ

نشیمن اسی کے قدم میں بنائے
یہی عشق کا ہے مقام - اللہ اللہ

حاصل مطالعہ

(محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

قائد اعظم اور قرارداد

اخبار "زمیندار" ۱۱ شعبان ۱۳۶۳ھ (یکم اگست ۱۹۴۴ء) سے پتہ چلتا ہے کہ :-

"آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ لاہور میں مولوی عبدالحامد صاحب بدایونی نے ایک قرارداد پیش کرنا چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے کیونکہ یہ لوگ باتفاق علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن مسٹر جناح نے ..... اس قرارداد کو پیش نہیں ہونے دیا۔"

(پمفلٹ "مسلم لیگ کے اسلامی کارنامے" مرتبہ جمعیۃ علماء صوبہ دہلی ۱۹۴۵ء)

دلچسپ سوال

جناب پروفیسر یوسف سلیم چشتی شارح کلام اقبال فرماتے ہیں :-

"علماء خود غور کر لیں کہ چونکہ وہ انگریزی نہیں جانتے اسلئے یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے دروازے اُن پر بکلی مسدود ہیں اور آج ان ملکوں میں تبلیغ اسلام کا کام وہ لوگ کر رہے ہیں جن کو وہ کافر قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلا سوال یہ ہے کہ اگر یہ لوگ کافر ہیں تو آپ لوگوں نے ان کافروں کو تبلیغ کی اجازت کیوں دے رکھی ہے آپ خود کیوں نہیں جاتے تا کہ یہ لوگ خاموشی کے ساتھ اپنی اپنی دکانیں بند کر دیں۔ ظاہر ہے کالے کے آگے چراغ نہیں جل سکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ کافر کلمہ پڑھا رہے ہیں اُن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ وہ لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟ اگر وہ مسلمان ہیں تو کافر کسی کو کیسے مسلمان کر سکتا ہے اور اگر نہیں تو آپ کا یہ دعویٰ باطل ہو گیا کہ ایک شخص کلمہ پڑھ لے تو مسلمان ہو جاتا ہے" (رسالہ

" الجامعہ" فروری و مارچ ۱۹۵۹ء صفحہ ۳۵
نگران مولانا محمد ذاکر سیالوی ممبر قومی
اسمبلی پاکستان)

مولوی ثناء اللہ مسلمان ہوگئے

جماعت اسلامی کے آرگن "ایشیا"
۲۲ر نومبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۳ سے ماخوذ :-
"تکفیر کے سلسلے میں مولانا ثناء اللہ
امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان
کر دینا عبرت اور دلچسپی کا موجب
ہوگا۔ دہلی میں پنڈت راجندر سے مناظرہ
تھا...... مناظرہ شروع ہوا تو اس
نے مولانا سے کہا مولانا! آپ مجھ سے
مناظرہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ آپ
تو خود کافر ہیں پھر اسلام کی نمائندگی
کیونکر کر سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر پنڈت
راجندر نے فتاویٰ کا وہ پلندہ مولانا
کو دکھایا۔"
"مولانا بالکل پریشان نہ ہوئے۔
انہوں نے انتہائی بے ساختہ پن سے
کہا پنڈت جی! آپ کا اعتراض درست
ہے مگر لیجئے میں اسی وقت مسلمان
ہوا جاتا ہوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - اب آپ
مجھ سے مناظرہ کر لیجئے میں اسلام کا
نمائندہ ہوں۔ اور پنڈت جی لاجواب
ہوگئے مگر آجکل کے سیاسی
مکفّرین کا معاملہ دوسرا ہے۔"

آخری نبی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۳ر مارچ ۱۹۷۳ء
کو مقام محمدیت کی رُوح پرور تفسیر کرتے ہوئے
ارشاد فرمایا:-
"حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنے مقام محمدیت میں منفرد
ہیں۔ آپ کے سوا کسی شخص کو یہ مقام
حاصل نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین
ہیں اور رُوحانی رفعتوں کے
لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں۔
آپ اُس وقت سے آخری نبی
ہیں جس وقت ابھی آدمؑ کو نبوت
تو کیا انہیں یہ مادی وجود بھی عطا
نہ ہوا تھا۔"
(الفضل ۱۷ر اپریل ۱۹۷۳ء)

حضرت مولانا عبد الحی امام اہلسنت کا فتویٰ

حضرت مولانا عبد الحی سے استفتاء کیا گیا
کہ اگر کوئی شخص دعویٰ نبوت کرے اور کہے کہ میں
عیسائیوں کی تردید کے لئے پیغمبر خدا کا بھیجا ہوا

ہوں تاکہ مطبعِ محمدی قائم کرکے ردِّ نصاریٰ میں لٹریچر شائع کروں کیا اس پر اعتقاد لانا یا اس کے مطبع کی مدد کرنا جائز ہے؟ حضرت مولانا نے فتویٰ دیا:-

"اگر وہ شخص اپنی وکالت پر اس امر کو سند گردانتا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا ہے۔ پس بعد تحقیق و تفتیش اسکے خواب کی تصدیق اس کی ہو سکتی ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۹۶ ناشر ملک سراج الدین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا اعلانِ حق

فرمایا:-

"یہ بات کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یہ نزاعِ لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کے تو یہ لوگ خود بھی قائل ہیں۔ اسی مکالمہ مخاطبہ کا نام اللہ تعالیٰ نے دوسرے الفاظ میں نبوت رکھا ہے ..... اس طرح کی نبوت کا کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو منسوخ کر دے دعویٰ کرنے والے کو ہم ملعون اور واجب القتل جانتے ہیں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں یہ سب رسولِ اکرمؐ کے فیض سے ہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۴۲)

تعریفِ نبوت اقبال کی نظر میں

"پیغمبر ایک باعمل شاعر ہوتا ہے۔"

("شذراتِ فکرِ اقبال" صفحہ ۱۴۹ مرتبہ ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال۔ ناشر مجلس ترقیٔ ادب لاہور)

حضرت سیدنا مسیحؑ کی ایک خصوصیت

حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

"اندر آثار معروف است کہ تا یحییٰ بود نخندید و تا عیسیٰ بود نگریست از انچہ یحییٰ منقبض بود و عیسیٰ منبسط۔"

(کشف المحجوب صفحہ ۴۲۵۔ ناشر احمد ربانی مطبوعہ مطبع نوائے وقت پرنٹرز لاہور)

یعنی جب تک حضرت یحییٰؑ زندہ رہے روتے رہے اور جب تک حضرت عیسےٰؑ زندہ رہے مسکراتے رہے۔

"جھوٹ بعض اوقات فرض ہوتا ہے"

مشہور دیوبندی عالم اور مولانا مفتی محمود صاحب کے

دینی رہنما کا فتویٰ :-

"عام لوگ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ ہر حالت میں بُرا اور حرام ہے حالانکہ جھوٹ بعض اوقات فرض اور واجب ہو جاتا ہے۔

.... ہمارے بزرگوں نے ۱۸۵۷ء میں سب کچھ کیا تھا مگر جب انگریز حکام نے پوچھا تو سب کا انکار کر کے چلے آئے۔"

("نقش حیات" جلد دوم صفحہ ۲۰۵ و ۲۰۶ مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی)

ولایت کا دروازہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"...ان ایام میں بہت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ دعائیں کرو اور اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی کے ساتھ جاؤ اور ہمیشہ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی شخص ان ایام میں بھی نماز باجماعت پڑھنے میں سستی کرتا ہے تو یہ کتنے افسوس کا مقام ہے۔ آجکل تو وہ دن ہیں کہ ہر شخص کے لئے موقعہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کر کے ولی اللہ بن جائے۔ یوں تو ولایت کا دروازہ ہمیشہ ہی کھلا ہوتا ہے مگر تلخیوں کے اوقات میں ولایت کا دروازہ اور زیادہ کھل جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۷۱ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء)

ربوہ کی عظمت

دسمبر ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

"ربوہ کے چپے چپے پر اللہ اکبر کے نعرے لگ چکے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ یہ بستی انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک خدا کی محبوب بستی رہے گی۔ یہ بستی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی نہیں اُجڑے گی بلکہ قادیان کی اتباع میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتی رہے گی۔"

(الفضل ۱۱؍جنوری ۱۹۵۷ء)

عالمگیر اسلامی حکومت کے قیام کی پیشگوئی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی۔ ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں، ہم مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے رستہ میں حائل ہیں، ہم مخالفت کے اس اتار چڑھاؤ کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے سامنے آنے والا ہے، ہم ان قتلوں اور غارتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پیش آنے والے ہیں، ہم ان ہجرتوں کو بھی دیکھ رہے ہیں جو ہماری جماعت کو ایک دن پیش آنے والی ہیں۔ ہم ان جسمانی اور مالی اور سیاسی مشکلات کو بھی دیکھتے ہیں جو ہمارے سامنے رونما ہونے والی ہیں مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا ۔۔۔۔ یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہوکر رہے گا۔ بیشک دنیوی مصائب کے وقت کبھی اپنے بھی کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی، مٹتی چلی جائیں گی، آسمان کا نور ظاہر ہوتا چلا جائے گا اور زمین کی تاریکی دور ہوتی چلی جائے گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا۔ وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا۔"

(الفضل ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

جان کا سودا

(جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے)

خدا سے کرتے ہیں جو لوگ اپنی جان کا سودا
وہ سودا ہو نہیں سکتا کبھی خسران کا سودا

بھلا اس قوم کی دیوانگی کا کچھ ٹھکانا ہے
کرے جو خود ہی اپنی موت کے سامان کا سودا

ذرا دیکھیں تو آپ اس دورِ آزادی کی بدحالی
سیاسی منڈیوں میں عام ہے انسان کا سودا

چند فقہی سوالات کے جوابات

حدیقۃ المبشرین کے زیرِ نگرانی نئے مربیوں کا ریفریشر کورس ہوا۔ مفتی سلسلہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے بعض سوالات کے جو جواب دیئے وہ عزیز احمد صادق صاحب مفتی کی ترتیب کے ساتھ درج ذیل ہیں ——— (ادارہ)

سوال ۱:- کیا ایک ہی تیمم سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں؟ اگر نہیں تو کیا دو نمازیں جمع کرنے کی صورت میں اگر تیمم کرکے نماز پڑھی جا رہی ہے تو پہلی نماز پڑھ کر دوسری کے لئے دوبارہ تیمم کریں گے یا ضرورت نہیں اور ایک ہی تیمم کافی ہے؟

جواب:- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک تیمم سے اگر وہ نہ ٹوٹے تو پانچ نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں بعض ائمہ کے نزدیک ہر نماز کے لئے الگ تیمم کی ضرورت ہے خواہ تیمم قائم ہو لیکن ان کے نزدیک بھی اگر نمازیں جمع کرنی ہوں تو ایک ہی تیمم کافی ہے۔

تیمم بھی ہر اس بات سے ٹوٹتا ہے جس سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر پانی مل جائے یا مجبوری دُور ہو جائے تو تیمم ختم ہو جاتا ہے اور وضو کرنا ضروری ہوگا۔

سوال ۲:- کیا میت مسجد کے اندر رکھ کر جنازہ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب:- جنازہ مسجد کے اندر لانا صرف اس لئے منع ہے کہ اس سے کوئی گندگی مسجد میں نہ آئے نیز احترامِ مسجد کا سوال بھی ہے۔ اگر میت تابوت میں بند ہے اور کسی قسم کے گند کے گرنے کا خطرہ نہیں تو حسبِ ضرورت مثلاً شدید بارش کی وجہ سے جنازہ مسجد کے اندر لایا جا سکتا ہے۔

سوال ۳:- قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کیوں منع ہے؟

جواب:- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پس اس شاہی کلام کی عزت و احترام کا تقاضا ہے کہ ایسی جگہوں پر جہاں عظمت و جبروت کے تقاضے پورے نہ ہوتے ہوں کلامِ الٰہی کی تلاوت نہ کی جائے اسی لئے سجدہ میں آیاتِ قرآنی کی تلاوت منع ہے۔ کیونکہ یہ عاجزی، انکساری اور خدا کے حضور تذلّل اختیار کرنے کا مقام ہے اور شاہی کلام کے لئے جلال والا مقام و ماحول چاہیئے۔ نیز پاک اور صاف ماحول

میسّر ہو۔

دوسرے یہ کہ اس طریق کے اختیار کرنے کا مقصد اگر ثواب حاصل کرنا یا میّت کو ثواب پہنچانا ہے تو ہمارے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتنے ہی حضورؐ کے پیارے فوت ہوئے حضورؐ نے نہ خود اُن کی قبروں پر جاکر تلاوت کی نہ کسی کو ایسا کرنے کے لئے کہا۔ اور پھر فخرِ موجودات دُنیا کا سب سے پیارا وجود فوت ہوا تو عاشق صحابہؓ میں سے کسی نے بھی یہ طریق اختیار نہ کیا کہ حضورؐ کے مزار مبارک پر جاکر تلاوت کریں۔ پس اگر یہ کوئی خاص نیکی ہوتی اور خدا کے حضور پسندیدہ امر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ ضرور اس پر عامل ہوتے۔ آپؐ کا ایسا نہ کرنا بتاتا ہے کہ اس میں کوئی ثواب اور پسند کا پہلو نہیں ہے۔

سوال ۱۳:۔ کیا عورتیں سب مل کر جبکہ عورت ہی امامت کرائے جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔

جواب:۔ عورتیں مرد کی امامت میں مردوں کے ساتھ تو جنازہ پڑھ سکتی ہیں، بالکل الگ جہاں صرف عورتیں ہی ہوں جنازہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں۔

سوال ۱۴:۔ نیند کی کونسی حالت ہے کہ جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جوابؔ:۔ ایسی صورت میں سونا جس سے انسان کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں اور اپنے پر اس کی گرفت جاتی رہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کھڑے کھڑے سو جانا۔ بیٹھ کر بغیر سہارا کے سو جانا۔ سجدے میں سو جانا وغیرہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیٹ کر یا ایسا سہارا لے کر سونا جیسے آرام کرسی پر سو جاتے ہیں، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال ۱۵:۔ بعض مقامات پر تمام مرد نمازِ عید کی ادائیگی کے لئے شہر سے باہر جاتے ہیں تو کیا شہر کی مسجد میں یا کسی اور جگہ صرف عورتیں جمع ہو کر خود عید پڑھ سکتی ہیں اس صورت میں کہ عورت ہی امام ہو

جواب:۔ عورتوں کے لئے نمازِ عید واجب نہیں لہذا صرف عورتوں کا اکٹھے ہو کر کسی جگہ پر جبکہ عورت ہی امام ہو عید کی نماز پڑھنا شرعاً مناسب نہیں۔ اسی طرح اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ ایک مرد عورتوں کو نماز پڑھانے کے لئے رہ جائے اور وہ سب عورتوں کو عید کی نماز پڑھائے۔ غرض عورتیں مردوں کی اتباع میں عید کی نماز میں شامل ہوں۔ اکیلے عید کی نماز نہ پڑھیں۔

سوال ۱۶:۔ عقیقہ کے بارے میں کیا شرح مقرر ہے؟

جواب:۔ اگر لڑکا ہو تو اس کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا

کافی ہے۔ عقیقہ کی قربانی کی کھال ذاتی استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی لڑکے پر دو بکرے قربانی دینے کی طاقت نہ رکھے تو ایک کر دے۔ اور اگر کوئی بالکل ہی طاقت نہ رکھے تو اُس کے لئے عقیقہ ضروری نہیں۔ عقیقہ کے لئے دوسرے جانور مثلاً گائے اونٹ وغیرہ بھی ذبح ہو سکتے ہیں۔ اور لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا کے تحت ہر ایک سے اسی قدر قربانی کا مطالبہ ہے جس کی وہ طاقت رکھتا ہے۔

سوال ۸:- ننگے سر نماز نہ پڑھنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:- اگر ننگے سر نماز کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن فیشن کی وجہ سے یا اس لئے کہ ٹوپی کی وجہ سے بال خراب ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ خدا کے حضور حاضر ہونے کے لئے با ادب ہونا چاہیئے اور سر ڈھانپنا ایک ادب ہے۔

سوال ۹:- اگر جانور ذبح کرتے ہوئے خدا کا نام لینا بھول جائیں تو کیا ذبیحہ حلال ہوگا؟

جواب:- اگر کوئی مسلمان ذبح کرتے ہوئے خدا کا نام لینا بھول جائے تو ذبیحہ حلال اور جائز ہوگا۔ ہاں مشرک کا ذبیحہ کسی صورت جائز نہیں۔

علمائے انڈونیشیا کا فتویٰ

کہ

آنیوالے مسیح کا نبی اللہ ہونا خاتم النبیین کے منافی نہیں

علمائے انڈونیشیا کی طرف سے ایک کتاب "احکام الفقہاء فی مقررات مؤتمرات نھضۃ العلماء" شائع ہوئی ہے اس کا ایک استفسار اور جواب استفسار درج ذیل ہے:-

س۔ ما رأیکم فی عیسیٰ علیہ السلام بعد نزولہ الی الارض هل هو نبی اللہ و رسولہ؟ فان قلتم نعم فکیف وقد کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء و المرسلین؟

ج۔ یجب علینا ان نعتقد بأن عیسیٰ علیہ السلام ینزل فی الارض نبی اللہ و رسولہ ولیس لہ شریعۃ الا شریعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینافی کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین لکونہ علیہ السلام علی شریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ سوال:- آپ کی اِس بارے میں کیا رائے ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نزول کے بعد اللہ کے نبی اور اللہ کے رسول ہونگے؟ اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو یہ کس طرح ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم الانبیاء و المرسلین ہیں؟

جواب:- ہم پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نبی اللہ اور رسول اللہ کی حالت میں ہی نازل ہونگے ان کے پاس بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے اور کوئی شریعت نہ ہوگی۔ ان کا یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء و المرسلین ہونے کے منافی نہ ہوگا کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر قائم ہوں گے۔" (احکام الفقہاء صفحہ ۲۴-۲۵)

یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا کی تفسیر

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کس عمر میں دعویٰ نبوت کیا؟

(جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق عیسائیت لاہور)

اخویم مکرم پیر معین الدین صاحب ترجمہ و تفسیر قرآن "مخزنِ معارف" میں لکھتے ہیں :-

"یہ بات عام مسیحی تاریخ کے خلاف ہے لیکن مسیح کو صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد جس چادر میں لپیٹا گیا تھا اس پر جو آپ کی شکل منقش ہو گئی تھی اور اب شائع بھی ہو چکی ہے اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی عمر اس وقت ۴۲ یا ۴۳ سال کی تھی۔ اور چونکہ آپ کا دعویٰ اس سے تین یا چار سال پہلے کا ہے تو دعویٰ کے وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ [illegible] ثابت [illegible] یہود نے مسیح کے متعلق کہا کہ ابھی تو پچاس سال کا نہیں ہوا (یوحنا) یہ بھی ایک قوی قرینہ اس بات پر ہے کہ مسیح کی عمر اس وقت چالیس سال سے متجاوز تھی۔ کوئی بعید نہیں کہ جس طرح مسیح کا صلیب پر چڑھنا اور دور دراز ممالک کا سفر کرنا اور کئی سال کے بعد کشمیر میں آکر فوت ہونا تاریخ ہی سے ثابت ہو چکا ہے۔ اسی طرح اس وقت یہ بات بھی کہ مسیح کی عمر دعویٰ کے وقت چالیس سال تھی ثابت ہو جائے۔"

یہ نوٹ ۱۹۶۲ء کے اواخر میں [illegible] [illegible] ۱۹۵۱ء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مسیح کی تاریخ میلاد میں غلطی ہے۔ آپ نے چالیس سال کی عمر میں دعویٰ نبوت کیا۔ اس اجمال کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱)

انجیل میں ہے :-

"جب یسوع خود تعلیم دینے لگا،
قریباً تیس برس کا تھا" (لوقا ۳/۲۳)

قرآن حکیم میں ہے :-

يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا

کہ وہ لوگوں سے مہد اور کہل میں
کلام کرے گا"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ :-

"کہولت میں کلام سے مراد نبوت
ہے" (الحق مباحثہ دہلی ص۲۷)

امام لغت الازہری کے نزدیک :-

"کہل : اس دورِ عمر کو کہتے ہیں
جس میں انسان انتہائے شباب
اور اپنی پوری صلاحیتوں کو پہنچ
جاتا ہے اور اس کے بعد اس پر
انحطاط شروع ہو جاتا ہے" [۱]

ابو جعفر نحاس ادیب نے کہا ہے کہ کہل سے مراد وہ ہیں۔
جو چالیس سال کی عمر کو یا اس کے قریب قریب
پہنچ گیا ہو" [۲]

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب "منن الرحمن" میں فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں تمام مدارج خلق اور عمر کے سارے مراحل کے لئے الگ الگ الفاظ موجود ہیں :-

"جب (آدمی) پوری طاقت اور
کمال جوانی کو پہنچا تو "حَزَوَّر"
پھر تیس سے چالیس سال تک
"شاب" پھر ساٹھ برس تک
"کہل" پھر "شیخ" پھر "خَرِف"
اسی طرح ہر یک حصۂ عمر کے لئے
عربی زبان میں الگ الگ نام
ہے اور جب مرا تو "مُتَوَفّٰی"
نام ہوا۔" (ص۱۳۲)

کَہْل کے لغوی معنوں میں اشارہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نبوت تیس سال کی عمر میں نہیں بلکہ چالیس سال کے بعد ملی۔

(۲)

عصرِ حاضر کے علماء بائیبل پوری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تاریخ میلاد میں دس سال کی غلطی ہے۔ آپ ۱۰ قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔ لہٰذا آپ چالیس سال کے تھے کہ نبوت ملی۔

پیکس بائیبل کومنٹری کے جدید ایڈیشن میں اس تحقیق کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قرونِ اولیٰ کے بعض آباء کلیسیا مانتے تھے کہ نبوت

---

[۱] تفسیر القرآن از علامہ احمد پرویز - [۲] شرح بخاری شریف از علامہ بدر الدین عینی ولی الله شاہ صاحب جلد ۱۶ صفحہ ۳۵

کے وقت حضرت مسیحؑ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔
دوسری صدی میں بشپ اریٹیس (IRENAEUS) نے قرنِ اوّل کے بزرگوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ حضرت مسیحؑ جب مبعوث ہوئے تو ان کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ تھی۔ (پیکس بائیبل کومنٹری ۱۹۶۳ء صفحہ ۷۲۸)

(۳)

انجیل لوقا میں لکھا ہے:-

"جب یسوع خود تعلیم دینے لگا (یا وہ کام کرنے لگا) قریباً تیس برس کا تھا۔"

اس حوالہ میں ترجمے کا اشتباہ ہے۔ یونانی نسخوں میں "تعلیم" یا "کام" کا لفظ نہیں ہے۔ تیز ورلڈ ٹرانسلیشن میں ایسے الفاظ "بریکٹ" کر دیئے گئے:-

"When he commenced [his work] was about thirty years old."

مفہوم یہ ہے کہ:-

"یسوع نے جب آغاز کیا اس کی عمر تیس سال کی تھی۔"

یہ امر محذوف ہے کہ کس امر کا آغاز کیا؟ غالباً انجیل نویس کا مقصد یہ ہے کہ نبوت سے پہلے آپ نے تیس سال کی عمر میں تبلیغ و ارشاد کے کام کا آغاز کر دیا تھا۔ پیکس کومنٹری میں ہے کہ اس میں اشارہ نبوت سے پہلے کے "نامعلوم ایام" کی طرف ہے۔ (صفحہ ۷۲۳)۔

چارلس کٹلر ٹوری نے "فورگاسپل" میں آرامی زبان کے پیش نظر جو ترجمہ دیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ یسوع نے یوحنا سے جب بپتسمہ پایا

"اس وقت یسوع کی عمر تقریباً تیس سال تھی۔" (لوقا ۳/۲۳)

الغرض لوقا کا یہ حوالہ بہت مشتبہ ہے اسے دعویٰ نبوت کے وقت کی عمر کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ اب آیئے انجیل یوحنا کی طرف — انجیل یوحنا سے اشارہ ملتا ہے کہ نبوت کے دو ایک سال بعد عمر چالیس سے بہر حال متجاوز تھی۔ لکھا ہے

"تب یہود نے اس سے کہا تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی بھی نہیں۔" (یوحنا ۸/۵۷)

اس خطاب سے ظاہر ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چالیس سے اوپر اور پچاس سے کم تھی۔
اس تحقیق سے یہ امر واضح ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نبوت کہولت میں ملی نہ کہ شباب میں۔

(۴)

پیکس بائیبل کومنٹری کے مقالہ نویس نے سنین کی تعیین کے لئے ہمعصر رومی تاریخ، علم ہیئت اور آباء کلیسیا کے حوالے دیئے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ دعویٰ کے وقت حضرت مسیحؑ کی عمر مبارک کم و بیش چالیس انجیل میں بیان کردہ

قرائن حسب ذیل ہیں :-

(۱) حضرت مسیحؑ کی پیدائش کے سال رُومی حکومت میں ایک بڑی مردم شماری ہوئی۔

(۲) ایک خاص ستارے کا طلوع۔

(۳) بادشاہت ہیرودوس کا زمانہ۔

ان قرائن کی چھان پھٹک سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ولادت گیارہ قبل مسیح میں ہوئی۔ اس حساب سے بعثت کے وقت عمر کم و بیش چالیس سال بنتی ہے۔

(۵)

حضرت مسیح علیہ السلام بارہ برس کے تھے کہ علماء یہود سے آپ کی گفتگو شروع ہو گئی۔ وہ آپ کی باتیں سُن کر دنگ رہ جاتے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ انہوں نے آنے والے خطرہ کو بھانپ لیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ اس بچے کو کہیں غائب کر دیا جائے جس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ انجیل لوقا میں یہ واقعہ بالتفصیل لکھا ہُوا ہے۔

پھر نبوت کے بعد رُوح القدس کے نطق سے آپ نے کلام کیا۔ مہد اور کہل کا یہ کلام بجائے خود ایک نشان تھا۔ دشمنوں نے بہت [illegible] کی [illegible] [illegible] سعی کی [illegible] [illegible] نہیں بلکہ [illegible] يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا [illegible] نما کا ذکر [illegible]

کھل ابتدائے شَیب کو بھی کہتے ہیں۔ اس حصۂ عمر میں بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ تک حضرت مسیح علیہ السلام نے کلام حق پہنچانا شروع کیا۔ اس طرح مہد اور کہل میں تین اَدوار کا ذکر ہے۔

(۱) بچپن میں علم و دانش کی باتیں کیں۔

(۲) چالیس سال کی عمر میں قوم کو پیامِ نبوت دیا۔

(۳) آغازِ شیب میں بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ میں پہنچے اور ان کو کلامِ حق سے رُوشناس کیا۔

(۶)

عربی زبان کا یہ کمال ہے کہ اس کے مادہ ثلاثی کی تقلیب بھی حلِ لغات میں مدد دیتی ہے مثلاً ک ہ ل۔ ہ ک ل۔ ہ ل ک کے معنے قابل غور ہیں۔

ک ہ ل۔ کہل اس عمر کو کہتے ہیں جب بھرپور جوانی کے بعد انحطاط شروع ہو جائے۔ سیاہ بالوں میں سپیدی نمودار ہو جائے نَعْتُهُ كَهْلٌ ـــ بھیڑ جو پوری عمر کی ہو چکی ہو ـ نبتٌ كَهْلٌ۔ وہ پودا یا درخت جو اپنے بڑھنے پھولنے کی آخری حد یا عمر تک پہنچ چکا ہو۔

ھیکل کے معنے ہیں نشو و نما پانا المبا ہونا (کھیتی کا) بلند عمارت، موٹا جانور لمبی نباتات یا درخت۔ فرس ھیکل اونچا گھوڑا۔

ھ ل ک۔ ھلاک۔ ضیاع، خرابی، تغیر، ہلاکت۔

ھیکل میں نشو و نما کے معنے ہیں۔ کھل

میں نشو و نما کا کمال اور انحطاط۔ ھلاك بمقررہ حد کو پہنچ کر اختتام پذیر ہونا۔ ہلاکت۔

(۷)

عبرانی میں کَہْل کی بجائے قَہْل ہے۔

قہل کے معنے عبرانی لغت میں مجتمع ہونے اور جمعیّت کے ہیں کلیسیا' قہل کا یونانی ترجمہ ہے شروع میں یہ لفظ بیابان میں بنی اسرائیل کی منتشر جمعیتوں[1] کے لئے استعمال ہُوا۔ بعد میں اس لفظ کا استعمال جماعت کے معنوں میں عام ہوگیا۔ اسکے ابتدائی استعمال میں انحطاط کی طرف اشارہ ہے۔ گویا کَہْل کے معنے ایسی جماعت کے بھی ہوسکتے ہیں جو اپنی عمر کے دَورِ انحطاط میں ہو جس کے سیاہ بالوں میں انحطاط کے سفید بال مل گئے ہوں۔

مہد اور کہل اگر یکجا ہو جائیں تو معنوں میں سمٹنے اور پوری عمر کو پہنچ کر بکھرنے کا مفہوم شامل ہے۔ اس سے مراد فرد کی عمر یا قومی عمر دونو ہوسکتی ہے۔

عربی زبان کا مقولہ ہے کہ حجاز عربوں کا مَہد ہے اور الجزیرہ (دوآبہ دجلہ و فرات) لحد۔ اسی طرح ارضِ کنعان میں بنی اسرائیل گویا مَہد میں تھے۔ اور جہاں جہاں وہ جلاوطن ہوئے اپنی عمر پوری کرکے جمعیتوں کی شکل میں منتشر ہوئے وہ ان کا دَورِ کہولت تھا۔

قرآن کریم ذوالمعانی اور ذوالمعارف ہے۔ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا کے ایک پہلو میں یہ اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی حالتِ مہد اور ان کے دَورِ کہولت دونوں میں یہ موعود پیغام پہنچائے گا۔

(۸)

زبور داؤد کی ایک پیشگوئی سے ان معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ آنے والے مسیحا کے متعلق لکھا ہے کہ وہ مصیبت عظمیٰ سے نجات پاکر پہلے اپنے بھائیوں اور پھر بنی اسرائیل کے قہل کے درمیان جائے گا اور وہاں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیگا ایک بڑی جمعیت (قہل ربّا) اُسے ملے گی جس سے وہ مخاطب ہوگا۔

"اے میرے مددگار میری کُمک
کے لئے جلد آ۔
میری جان کو تلوار سے اور میری
زندگی کو کُتّے کی گرفت سے چھڑا۔
مجھے شیر کے مُنہ سے بلکہ مجھ بیچارے
کو سانڈوں کے سینگوں سے بھی بچا۔
مَیں اپنے بھائیوں میں تیرا نام مشتہر
کروں گا۔
قہل (جمعیتِ اسرائیل) کے درمیان
تیری حمد کروں گا۔
اے تم جو خداوند سے ڈرتے ہو
اس کی حمد کرو۔

---

[1] ملاحظہ ہو یروشلم بائیبل نوٹ متی $\frac{17}{19}$ ؛

اے اسرائیل کی تمام اولاد اسکی
تعظیم کرو۔
کیونکہ اس نے دُکھی کے دُکھ کی
تحقیر نہیں کی۔ ....
اور نہ اپنا مُنہ اس سے چھپایا۔
بلکہ جب اس نے پکارا تو اس کی
سُن لی۔
مَیں تیری عنایت سے جہلِ عظیم (بڑے
مجمع) میں ثنا خوانی کرتا ہوں۔
مَیں ان کے روبرو جو اس سے
ڈرتے ہیں اپنی نذریں ادا کرونگا۔"
(زبور ۲۲/۲۲-۲۶)

اس پیشگوئی کو انجیل میں صلیبی مصائب پر چسپاں کیا گیا۔ (یوحنا ۱۹ باب) بھائیوں سے حضرت مسیحؑ کے شاگرد مراد لیے گئے۔ جہل کے درمیان تبلیغ وارشاد کو بھی حضرت مسیحؑ کے حق میں ایک بشارت سمجھا گیا۔ (عبرانیوں ۲/۱۲) حضرت مسیح ناصری خود فرماتے ہیں:۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو کہ
اس (گہوارہ) بھیڑخانہ کی نہیں۔
ضرور ہے کہ مَیں انہیں بھی لاؤں۔
اور وہ میری آواز سُنیں گی اور
ایک گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔"
(یوحنا ۱۰/۱۶)

یہاں ایک قسم کے مہد اور کہل کا ذکر ہے۔ وطن مہد تھا اور جلا وطنی دورِ کہولت۔ یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا کے ایک پہلو میں ان معنوں کی طرف لطیف اشارہ ہے۔

ضروری حوالے

(۱)

جیمس کو منٹری کے جدید ایڈیشن میں
CHRONOLOGY OF THE
NEW TESTAMENT
کے عنوان سے ایک کلیسیائی عالم ریورنڈ جارج OGG کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

"لوقا ۳/۲۳ میں ذکر ہے کہ حضرت مسیحؑ
نے تیس سال کی عمر میں کام شروع کیا۔"

اس حوالہ سے سنین کی تعیین میں کوئی مدد نہیں ملتی۔ اس فقرہ کے صحیح معنے کیا ہیں؟ یہ امر مختلف فیہ ہے۔ "تیس سال" کی اصلیت کیا ہے اس سے علماء کو انکار ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں حضرت مسیحؑ کی نامعلوم زندگی کی طرف اشارہ ہو (یعنی نبوت سے پہلے کا زمانہ مراد ہو نہ کہ بعد کا۔)

پھر لکھتے ہیں:۔

"یوحنا ۸/۵۷ میں یہود کا قول درج
ہے کہ یسوع کی عمر ابھی پچاس برس
کی بھی نہیں ہوئی۔ اگر آپ تیس
سے اُوپر کے تھے تو وہ زیادہ سے
زیادہ چالیس سال کہہ سکتے تھے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت عمر چالیس کے اوپر تھی۔ اسی مقالے میں آگے چل کر لکھا ہے:۔

"دوسری صدی میں بشپ اریناس نے ایشیائے کوچک کے آباد کلیسیا کا حوالہ دیا ہے۔ وہ مانتے تھے کہ حضرت مسیح دعویٰ نبوت کے وقت چالیس کے لگ بھگ تھے۔ ظاہر ہے کہ ان آباد کلیسیا کے نزدیک انجیل لوقا کا تیس سالی والا حوالہ قابلِ قبول نہیں تھا"

تاریخی شواہد کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

"یہودیہ میں مردم شماری کا اگلا سال ۱۲ قبل مسیح ہے۔ اس طرح ۲ قبل مسیح میں ایک دمدار ستارہ طلوع ہوا تھا۔ ان شواہد کے پیشِ نظر میلادِ مسیح ۱۱ قبل مسیح میں متعین ہوتا ہے۔ ۱۰ یا ۹ قبل مسیح بھی امکانی سال ہو سکتے ہیں" (پیکس بائبل کومنٹری تلخیص ص۷۲۸)

(۲)

ایک بہت بڑے عالم CH. GUIGNEBERT نے حیات مسیح پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ سالِ میلاد پر سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

لوقا نے تیس سال کا ذکر کیا ہے۔ اس کے معنے بہت مشتبہ ہیں۔ الفاظ یہ ہیں "مسیح خود بھی آغاز میں تیس سال کا تھا"۔ "آغاز میں" کا صحیح مطلب کیا ہے؟ یہ امر واضح نہیں ہے۔ تورات میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام تیس سال کی عمر میں وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ (پیدائش $\frac{41}{46}$) حضرت داؤد علیہ السلام تیس سال کے تھے کہ بادشاہ بنے۔ (سموئیل ۲ $\frac{5}{4}$) ہیکل میں لاوی ائمہ کی عمر ۳۰ سے ۵۰ سال رکھی گئی"۔

اس پس منظر میں حضرت مسیح کی تیس سالہ عمر کو دیکھنا چاہیئے۔ تیس سال کی عمر میں انہوں نے خود کو خدا کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ نبوت تیس سال میں ملی۔ پھر لکھتے ہیں کہ انجیل یوحنا میں عمر پچاس کے پیٹے میں بتائی گئی۔ اس حوالہ میں صاف اشارہ ہے کہ دعویٰ کے وقت عمر ۳۰ سال کی نہیں تھی۔ اس عالم کے نزدیک حضرت مسیح ۶ قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔

(Jesus P. 99, 101)

(۳)

بچپن میں کلام کی داستانیں

قرونِ اولیٰ کی ایک رفل اناجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے گہوارے میں کاہنوں سے باتیں کیں اور اپنی خدائی کا اعلان کیا۔ پھر لکھا ہے کہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے ماں کی آغوش میں کلام کیا۔ کھجور کے

درخت کو حکم دیا کہ وہ اپنے خوشے جھکا دے اور پھر اس کی جڑوں میں مخفی چشمے کو حکم دیا کہ وہ اپنا پانی بہا دے[1] نزولِ قرآن کے وقت یہ روایات عیسائی حلقوں میں زبان زد خلائق تھیں۔ قرآن حکیم نے اصل حقیقت بیان کی ہے۔ فرمایا مہد اور کہل دونو میں آپ نے کلام کیا، مہد کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ زور اس بات پر ہے کہ آپ کا کلام معجز نما تھا۔ اگر مہد میں باتیں کرنا معجزہ ہے تو کہل میں باتیں کرنا کیوں معجزہ نہیں؟ ظاہر ہے کہ عیسائی روایت کی تردید کرنا مقصود ہے۔ فرمایا حضرت مسیح نے بچپن، پھر لڑکپن اور پھر آغازِ شیب میں غیر معمولی حالات میں اپنی قوم کو مخاطب کیا ان کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ اس طرح عیسائی روایت کو رد کیا۔ کاہنوں سے جو آپ نے کلام فرمایا سورۂ مریم میں اس کی تفصیل بیان کر دی اپنی نبوت کا اعلان ہے نہ کہ خدائی کا۔ مختصر یہ کہ اگر مروجہ قصص کو سامنے رکھا جائے تو پھر پتہ لگتا ہے کہ کس طرح قرآن کریم نے بے سروپا قصوں کی تردید کی ہے اور اصل حقیقت کو منکشف کیا ہے۔

(۴)

بائیبل کا محاورہ

بائیبل کے محاورہ میں بنی اسرائیل کے وطن کو ان کا گھوارہ "آرام کا مکان" (یرمیاہ ۶/۵) کہا گیا۔ اور ان کی جمعیتوں کو بالخصوص باہر کی جماعتوں کو "قہل" کا نام دیا گیا۔ یروشلم بائیبل میں متی ۱۶/۱۹ پر یہ نوٹ ہے:-

The Hebrew 'qohal' which the Greek renders ekklesia means 'an assembly called together; it is used frequently in the old Testament to indicate the community of the Chosen people, especially the community of the desert period, of Acts 7:38.

"عبرانی میں "قہل" سے مراد بنی اسرائیل کے اجتماعات ہیں۔ کلیسیا اسی لفظ کا یونانی ترجمہ ہے۔ عہدِ عتیق میں یہ بکثرت چنے ہوئے لوگوں کی جماعت کے لئے آیا ہے خصوصاً صحرا نورد جماعتوں کے لئے جیسا کہ اعمال ۳۸/۷ میں "بیابان کی کلیسیا" کا ذکر ہے یعنی کوہ سینا کی جماعت"

1- THE APOCRYPHAL NEW TESTAMENT BY M. R. JAMES P. 75, 80

ظاہر ہے کہ وطن کو "گہوارہ" اور باہر کی جماعتوں کو بالخصوص "کہل" کہا گیا۔ صحف بائبل میں آنے والے مسیحا کے لئے یہ پیشگوئی ہے کہ وہ پہلے یروشلم کے لوگوں کو مخاطب کرے گا۔ پھر موت کے غار سے نکل کر منتشر جمعیتوں کے درمیان جائے گا اور کلام حق سنائے گا (حزقی ایل ۳۷ باب) ان جمعیتوں یا اسباط کو کہل عظیم کہا گیا۔ (زبور $\frac{۲۲}{۲۰-۲۶}$) الغرض محاورہ میں مہد اور کہل سے فرد کی عمر یا قومی دور دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ عربی میں بھی کہل قوم کے لئے مستعمل ہے۔ کَاہِلُ القوم: قوم کا معتمد، کسی قوم کا مکھیا۔ فلانٌ شدید الکاہل: فلاں صاحب شوکت و قوت ہے۔ جنوبی عرب کے کتبات قدیمہ میں چاند کو "کاہل" کہا گیا۔ چاند عربوں کا قومی نشان ہے۔

(۵)

مقالات ارینےلیس

ایشیائے کوچک میں یوحنا حواری نے تبلیغ کی۔ اس حواری کی قائم کردہ کلیسیا میں یہ روایت موجود تھی کہ حضرت مسیح "ایٹاس سینیر" یعنی چالیس سال کی عمر پا کر مبعوث ہوئے۔ لاطینی لفظ aetas senior بالکل وہی ہے جسے عربی میں کُہل کہتے ہیں۔ بشپ ارینےلیس نے دوسری صدی میں کلیسیائے یوحنا کے ممبر کلام کے حوالے دیئے ہیں۔ ملاحظہ ہو بشپ مذکور کے مقالات (۱۱ : ۲ : ۵،۱۱) ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب نہیں دیئے گئے۔ صلیب کے وقت ان کی عمر چالیس سال سے بہر حال اوپر تھی۔

حرف آخر

عیسائی میلادِ مسیح موسم سرما میں مناتے ہیں۔ قرآن حکیم نے بتایا کہ حضرت مسیح کھجور پکنے کے موسم میں پیدا ہوئے تھے۔ اب علماء تسلیم کرتے ہیں کہ موسم گرما میں پیدائش ہوئی تھی۔

نصاریٰ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ تینتیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ قرآن حکیم نے کہولت کا ذکر کیا۔ عصر حاضر کے علماء مان رہے ہیں کہ میلادِ مسیح میں دس گیارہ سال کی غلطی ہے۔ کم و بیش چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے۔

یہ قرآن حکیم کے تاریخی کمالات ہیں۔ فرمایا:-

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ○ (مریم: ۳۵)

دیکھو یہ حقیقی عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہ اس کا سچا واقعہ ہے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں +

حضرت مسیح بوقتِ نزول نبی ہوں گے

ایک استفتاء اور اس پر فتویٰ

مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب نے کراچی سے مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کی خدمت میں بطور استفتاء لکھا کہ :-

"محترم جناب مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - براہِ کرم تحریر فرمائیں کہ بخاری شریف میں جو دو حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آخری زمانہ میں ابن مریم کا نزول ہوگا اور مسلم شریف میں حضورؐ نے اس ابن مریم کو چار دفعہ نبی اللہ کرکے پکارا ہے شرعی لحاظ سے اس نزولِ ابن مریم کی کیا حیثیت ہے اور اس کا ماننا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز خاتم النبیین کی ترکیب میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے یہ استثناء مستنبط ہے؟

براہِ کرم مدلل و مبرہن طور پر بیان فرماکر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔"

الجواب

صرف دو چار ہی نہیں بلکہ ایک سو سے زائد احادیث سے ثابت ہے کہ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نازل ہونگے۔ وہ اس وقت بھی نبی ہونگے، مگر دنیا میں اُن کا قیام بحیثیت نبی نہیں بلکہ حاکم عادل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے ہوگا، وہ خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہونگے اور لوگوں کو بھی اسی شریعت پر چلائیں گے۔ اس سلسلہ کی ایک سو سے زائد احادیث ترجمہ و تشریح کے ساتھ بنام "علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح" مکتبہ دارالعلوم سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے، اس کے مطالعہ سے تمام تفصیلات مفصل بہ حاصل ہو جائیں گی۔

خاتم النبیین کے معنی ہیں "آخری نبی" جس کا حاصل یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء (علیہم السلام) کے آخر میں مبعوث فرمائے گئے، آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ خاتم النبیین کے لفظ سے عیسیٰ علیہ السلام کے استثناء کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہوئے ہوں وہ پہلے ہی مبعوث ہو چکے تھے اور اب دنیا میں ان کا نزول نئی زندگی کے ساتھ نہیں بلکہ پہلی ہی زندگی کے ساتھ ہوگا کیونکہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے منافی نہیں۔ واللہ اعلم" (کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۹/۶/۹۲ھ)

الفرقان: مفتی صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہونگے تو وہ "اس وقت بھی نبی ہونگے"۔ باقی رہی یہ تاویل یا احتمال کہ "وہ پہلے مبعوث ہو چکے تھے" تو یہ بہرحال مفتی صاحب کی اپنی توجیہہ ہے۔ نئی زندگی اور پرانی زندگی کی تقسیم بھی محض ان کا عقیدہ ہے ورنہ کوئی نص نہیں۔ خاتمیت کو غیر مشروط طور پر تسلیم کرتا نہیں ہے۔

ایک سادہ سا سوال!

(محترم جناب چودھری عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے)

وہ کہتے ہیں کہ "ختم المرسلینؐ" کے بعد دنیا میں
لقب پا کر نبی کا اب کوئی بھی آ نہیں سکتا
ہو کیسا ہی دگر گوں عالمِ انسانیت۔ لیکن
یہ انعام خداوندی۔ کوئی بھی پا نہیں سکتا

یہی مفہوم ہے گر۔ معنیٔ ختمِ نبوت کا
تو پھر عیسےٰؑ مسیحِ ناصری۔ کس طرح آئینگے؟
نبی ہونے سے کیا مُہرِ نبوت پھر نہ ٹوٹے گی!
وہ آئیں گے۔ تو کس منصب پہ وہ تشریف لائینگے؟

عزیزو! خود اگر عیسیٰؑ نبی بن کر چلے آئیں
تو دینِ مصطفیٰؐ کی "افضلیت" کون مانے گا؟
خدا نے جو محمدؐ کو شریعت دی وہ اکمل ہے
مگر اس شرعِ دیں کی "اکملیت" کون مانے گا؟

حقیقت میں حدیثِ مصطفیٰؐ سے بات کھلتی ہے
اور اس میں ہے قیامِ دیں کی عظمت بھی صداقت بھی
کہ وہ مہدی۔ وہ موعودِ جہاں جس وقت آئے گا
وہ ہوگا۔ اُمتی بھی۔ حاملِ نورِ نبوت بھی

بعض اہم تفاسیر قرآنِ عظیم کا تذکرہ

تاریخ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مختلف ادوار میں متعدد زبانوں میں ساٹھ لاکھ تفاسیر زیب تحریر ہوئی ہیں دو ہزار زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا۔ قرآن کے دو کروڑ حفاظ و قاری و عالم ہر دور میں موجود رہے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے زرّیں عہد کے بعد ہر دور میں جو تفاسیر مرتب ہوتی رہیں ان میں اکثر نہایت مفصل اور ضخیم تھیں۔ ان میں بعض تفاسیر بیس بیس اور تیس تیس جلدوں پر بھی مشتمل تھیں۔

ذیل میں ان اہم تفاسیر کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنہوں نے محنت و پژوہی اور بسیار کاوشوں کے بعد اپنے پیچھے تفاسیر کا ایک ورثہ چھوڑا ہے جس پر عالم اسلام رہتی دنیا تک نکہت کے موتی بکھیرتا رہے گا۔ اس ورثہ کا حقدار ہر وہ مسلمان ہے جس نے اپنے آپ کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی زنجیروں سے آراستہ کر لیا ہے۔

امام سعید بن جبیرؒ

علومِ اسلامیہ کے امین اور جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن جبیر بن ہشام اسدیؒ نے تابعین میں علم و فضل کا مثالی شہرہ پایا۔ آپ نے عبدالملک بن مروان اموی کی فرمائش پر یہ تفسیر ۸۶ھ سے قبل لکھی یہ قرآن کریم کی سب سے پہلی تفسیر تھی جو باقاعدہ طور پر مدوّن ہوئی۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے امام موصوف کو تمام تابعین سے متبحر عالم قرار دیا ہے۔ آپ کی سیاسی خدمات بھی مفادِ مسلمین میں قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت سعیدؒ کی یہ تفسیر تفسیر ابن جبیر اور فرمانزا کے نام سے مشہور رہی ہے۔

مفسرِ قرآن امام ابن جریر طبریؒ

تابعین کے بعد قرآن کریم کے سب سے بڑے مفسر امام ابن جریر طبریؒ نے تین ہزار ورق پر مشتمل اور تیس جلدوں میں ایک جامع اور محققانہ تفسیر لکھی۔ یہ تفسیر ابن جریر کے نام سے مشہور ہے۔ امام موصوف کا انتقال ۳۱۰ھ میں ہوا۔ آپ کی یہ تفسیر ہر آنیوالے مفسر کے لئے راہنما بنی۔ اس میں صحابہ کرامؓ کے اقوال اور تابعین کے مستند آثار نقل کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازاں لغت اور ادبیت میں بھی اس تفسیر کو بڑا مقام حاصل ہے۔

(از دیباچہ تفسیر ماجدی)

مفسرِ قرآن امام غزالیؒ

حضرت امام غزالیؒ کی تفسیر یاقوت التاویل

ہے جو ۴۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ موصوف کا انتقال ۳۱۰ھ میں ہوا۔

مفسر قرآن امام ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر زمخشریؒ

کلام اللہ کی تفاسیر میں علامہ زمخشریؒ کی تفسیر کشاف لغت و ادب میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ امام موصوف عقائد کے لحاظ سے معتزلی تھے تاہم بڑے بڑے علماء علامہ زمخشری کے علم و فضل اور آپ کی وسعت معلومات کا اعتراف کر چکے ہیں۔ تفسیر کشاف ۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔ تفسیر کے کثیر رموز و اسرار بیسیوں علوم کے باعث امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی المتوفی ۷۴۳ھ نے فتوح الغیب کے نام سے ۶ مبسوط جلدوں میں کشاف کی شرح لکھی۔

امام زمخشریؒ کی یہ کتاب اہلِ علم کے لئے ایک خزانہ عامرہ ہے۔ علماء نے اس تفسیر کو بہت اہمیت دی ہے۔ اس کی بیشتر شروحات و حواشی مختلف ادوار میں لکھے گئے۔ امام موصوف کا انتقال ۵۳۸ھ میں ہوا۔

مفسر قرآن امام ابوالقاسم اسمٰعیل بن فضل تیمیؒ

امام موصوف نے قرآن کریم کی چار تفاسیر لکھیں۔ اس کے مجموعے کا نام تفاسیر اصفہانی ہے۔ چاروں تفاسیر نہایت ضخیم اور بڑی مبسوط ہیں۔

پہلی تفسیر کا نام جامع ہے۔ یہ ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔
دوسری تفسیر کا نام معتمد ہے۔ اسکی دس جلدیں ہیں۔
تیسری تفسیر الفیاح کے نام سے مشہور ہے۔ یہ چار جلدوں میں مرقوم ہے۔
چوتھی تفسیر کا نام موضح ہے اسکی تین جلدیں ہیں۔

امام موصوف اپنے دور کے بہت بڑے مفسر اور متبحر عالم تھے۔ ان کے علم کا شہرہ چار دانگ عالم میں روشن تھا۔ امام اسماعیل کی پوری زندگی اسلام کی خدمت میں گزری۔ آپ کا انتقال ۵۳۵ھ میں ہوا۔

مفسر قرآن امام عبدالرحمٰن بن علی جوزیؒ

آپ کی تفسیر تفسیر ابن جوزی کے نام سے معروف ہے۔ یہ تفسیر ۴ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں علوم و معارف کا عظیم خزانہ ہے۔ لغت و عربیت، محاضرات، فصاحت و بلاغت اور استناد وغیرہ میں اس تفسیر کو بلند مقام حاصل ہے۔ آپ کا انتقال ۵۹۷ھ میں ہوا۔

مفسر قرآن امام فخرالدین رازیؒ

علمی دنیا میں امام فخرالدین رازی کا شہرہ بہت بلند ہے۔ آپ کا نام مشاہیر اسلام کی اوّلین صفوں میں شمار ہوتا ہے۔ امام موصوف کی تفسیر مفاتیح الغیب عصرِ حاضر میں تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے۔ امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں عصرِ حاضر کے لئے ۲۷ علوم نحو، صرف، فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصولِ حدیث، تفسیر، اصولِ تفسیر، اشتقاق، محاضرات، معانی، بدیع، بیان، منطق، فلسفہ وغیرہ وغیرہ تمام علوم کو قرآن کریم کے خادم کی حیثیت سے ثابت کر کے کلام اللہ کا ایک عجیب اعجاز ثابت کیا ہے۔ امام رازیؒ ۵۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۰۶ھ میں انتقال فرما گئے۔

مفسرِ قرآن امام حافظ عماد الدین ابن کثیر دمشقی

امام موصوف کی تفسیر ابن کثیر عربی کی نہایت مشہور تفسیر ہے۔ پاکستان میں اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ یہ تفسیر اپنی افادیت کے باعث ہر دور میں مقبول رہی ہے۔ یہ تفسیر ۷۷ھ میں لکھی گئی۔ سب سے پہلے مصر میں طبع ہوئی آج پورے عالم اسلام میں اس کا شہرہ ہے۔ اس تفسیر میں مطالب و معانی کو نہایت سہل انگاری سے پیش کیا گیا ہے۔ اس تفسیر کی طوالت سے مفر نہیں۔ امام ابن کثیر علامہ ابن تیمیہ کے اجلہ تلامذہ میں سے ایک ہے۔

آپ کی یہ تفسیر پہلی مرتبہ ۱۰ جلدوں میں شائع ہوئی۔ آجکل اس کا اردو ترجمہ ۶ جلدوں میں مرتب ہو چکا ہے۔

امام ابن کثیر کا انتقال ۷۷۴ھ میں ہوا۔

مفسرِ قرآن امام حافظ الدین محمود النسفی حنفی رح

امام موصوف کی تفسیر مدارک التنزیل یا "تفسیر مدارک" کے نام سے کتب خانوں اور علمی حلقوں میں معروف ہے۔ یہ تفسیر ۲ جلدوں میں مکمل ہوئی۔

امام موصوف کا انتقال ۹۸۶ھ میں ہوا۔

مفسرِ قرآن امام شیخ برہان الدین البقاعی

۲۵ برس کی محنت کے بعد علامہ موصوف نے چھ جلدوں میں تفسیر بقاعی کا عظیم خزانہ مرتب کیا۔ یہ کتاب بیش بہا علوم کا ذخیرہ ہے۔ علامہ بقاعی کا انتقال ۸۸۵ھ میں ہوا۔

مفسرِ قرآن امام ابو السعود بن محمد عمادی حنفی رح

امام ابو السعود کی تفسیر "ارشاد العقل السلیم" کے نام سے مشہور ہے۔ علماء نے بیضاوی اور کشاف کے بعد اسی تفسیر کا درجہ بتایا ہے۔ اس تفسیر کے باعث امام موصوف خطیب المفسرین کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا انتقال ۹۸۲ھ میں ہوا۔

مفسرِ قرآن امام اثیر الدین ابن حیان اندلسی رح

امام موصوف کی تفسیر البحر المحیط کے نام سے مشہور ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر میں صحیح روایات کا طریق اپنایا ہے۔ آپ کا نام ائمہ حدیث کے باب میں بھی آتا ہے۔ امام ابن حیان ایک جوامع الکلم ادیب اور بے مثال متکلم تھے۔ آپ کی تفسیر ۸ جلدوں میں مدون ہے۔ امام موصوف کا انتقال ۷۴۵ھ میں ہوا۔

مفسرِ قرآن امام قاضی ناصر الدین بیضاوی شیرازی رح

امام بیضاوی رح کی تفسیر انوار التنزیل تفسیر بیضاوی کے نام سے معروف ہے اور مدارس عربیہ کے نصاب میں بھی شامل ہے ۵ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی شرح "شیخ زادہ" نہایت مبسوط اور ضخیم ہے جو متعدد جلدوں میں لکھی گئی۔ بعض علماء نے اس پر حواشی

اور تعلیقات بھی لکھے ہیں۔ آپ کی پیدائش سنہ ۵۹۶ھ میں ہوئی اور انتقال سنہ ۶۵۶ھ میں ہوا۔

مفسّرِ قرآن امام شرف الدین محمدؒ بن عبداللہ

امام موصوف کی تفسیر "تفسیر المرسی" کے نام سے مشہور ہے۔ علامہ موصوف نے تین قسم کی تفسیریں مرتب کیں۔ اوّل "کبیر" جو بیس جلدوں میں ہے۔ ثانی "اوسط" یہ دس جلدوں میں اور ثالث تفسیر تین جلدوں میں مرتب ہے۔ امام موصوف مسلک کے لحاظ سے شافعی ہیں۔ یہ تفسیر آجکل پاکستان میں نایاب ہے۔ کاش کوئی کتب خانہ اس کی اشاعت کا ذمہ اٹھائے۔ علامہ شرف الدین کا انتقال سنہ ۶۵۵ھ میں ہوا۔

مفسّرِ قرآن امام جلال الدین محلّیؒ

امام موصوف کی تفسیر جلالین عربی کی مشہور تفاسیر میں سے ایک ہے۔ علامہ موصوف ابھی اس تفسیر کے ۱۵ پارے لکھنے پائے تھے کہ راہئ ملکِ عدم ہوگئے۔ عرصہ دراز کے بعد اس نامکمل مسودے کی تکمیل امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمائی۔ اسی کے باعث یہ تفسیر جلالین کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کی شرح میں تفسیر جمل اور ترجمہ کمالین مشہور ہے۔ یہ کتاب اپنی افادیت کے باعث مدارسِ عربیہ کے نصاب میں شامل ہے۔

امام جلال الدین محلی سنہ ۸۶۴ہجری میں فوت ہوئے اور امام سیوطیؒ کا انتقال سنہ ۹۱۱ھ میں ہوا۔

مفسّرِ قرآن امام قاضی ثناءاللہ محمد پانی پتیؒ

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کے خلیفہ اور جانشین قاضی ثناءاللہ پانی پتی کی بے نظیر اور لاجواب تفسیر "تفسیر مظہری" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب عالمِ اسلام میں خصوصاً علماءِ ہند کی طرف سے کئی مرتبہ خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ متاخرین میں یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ حقیقت میں یہ تفسیر عربی میں لکھی گئی۔ بعد میں اس کا فارسی میں ترجمہ ہوا ـــــ آپ کا انتقال سنہ ۱۲۲۵ھ میں ہوا۔

مفسّرِ قرآن علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادیؒ

علامہ آلوسی کی تفسیر روح المعانی چونکہ موجودہ زمانے کے قریب ہی مرتب ہوئی ہے۔ اس لئے اس تفسیر میں عصرِ حاضر کے جدید مسائل حل کئے گئے ہیں۔ یہ بات بے جا نہیں ہے کہ یہ تفسیر متقدمین کی تفاسیر سے مستغنی کرنے والی ہے۔ عالمِ اسلام میں علامہ آلوسی ایک ایسی شخصیت گزری ہے جن میں وسعتِ معلومات اور علومِ مشرقیہ و اسلامیہ کا احاطہ موجود تھا۔ یہ تفسیر ۹ جلدوں میں بغداد سے شائع ہوئی تھی۔ نایاب ہونے کے باعث پاکستان میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ آج کل یہ تفسیر ۱۸ جلدوں میں شائع ہے ـــــ امام موصوف کا انتقال سنہ ۱۲۹۰ھ میں ہوا۔

(ماخوذ رسالہ خدام الدین)

(بقیہ شذرات از صفحہ ۲)

کیا تھا بلکہ زیادہ صحیح بیان یہ ہے کہ ان سے یہ دعویٰ کرایا گیا تھا — ایک عظیم شخصیت علامہ جمال الدین افغانی نے انہیں اس امر کی ترغیب دی تھی کہ سوڈان کے مسلمانوں کو آمادہ جہاد کرنے کے لئے ان کا مہدی بننا ضروری ہے۔ اس پر بھی سوڈانی کا یہ صوفی مسلک مرد درویش مہدی بننے پر تیار نہیں ہو رہا تھا اور اس دعویٰ کو ایک مذہبی گناہ اور اخلاقی جرم تصور کرتا تھا جس پر علامہ افغانی نے یہ کہا تھا کہ وہ اس گناہ کا عذاب اپنے سر پر لیتے ہیں اور قیامت کے روز اس کے مؤاخذہ پر تیار ہیں۔ علامہ افغانی کے اس بے پناہ اصرار پر شیخ محمد احمد نے ان سے باقاعدہ اس امر کی تحریر حاصل کی کہ ان کے اعلانِ مہدویت کی تمام تر ذمہ داری علامہ افغانی کے سر ہے۔ اس تحریر کو شیخ احمد نے اپنے پاس محفوظ کر لیا ان کی وفات پر اس تحریر کو ان کی میت کے ساتھ دفن کیا جا سکے۔"

(چٹان یکم جولائی ۱۹۷۴ء صفحہ ۲)

الفرقان۔ اس بیان سے سوڈانی مہدی کی حقیقت عیاں ہے کہ جس فرضی دعویٰ کو "مذہبی گناہ" اور "اخلاقی جرم" سمجھتے تھے علامہ افغانی کے اصرار پر اس کے لئے تیار ہو گئے۔ علامہ افغانی کا یہ کہنا کہ وہ اس گناہ کو اپنے سر لیتے ہیں قرآن مجید کے نزدیک سراسر ناجائز ہے۔ فرمایا جو لوگ دوسروں کو یہ کہہ کر گناہ پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ ان کے گناہ اٹھا لیں گے وہ غلط کار ہیں وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ (العنکبوت ع۱) وہ ان کے کسی گناہ کو اٹھا نہ سکیں گے۔ صدق اللہ العظیم۔

۲۔ افغان اور کشمیری اسرائیلی الاصل ہیں

جناب اختر راہی ایم اے نے "خوشحال خان خٹک اور اقبال" کے زیر عنوان اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ

"مولوی نجم الغنی نے اپنی تالیف اخبار الصنادید علامہ (اقبال) کو بھیجی علامہ نے مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا:۔

"قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی۔ کشامرہ غالباً اور افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں۔ قاضی امیر احمد شاہ رضوانی جو خود افغان ہیں ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ فغ قدیم فارسی میں بمعنی بت آیا ہے اور افغان میں الف سالبہ ہے۔ چونکہ ایران میں بود و باش رکھنے کے وقت افغان بت پرست نہ تھے اسلئے ایرانیوں نے انہیں افغان کے نام

سے موسوم کیا۔ میرے خیال میں حال کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے نہایت بار آور ہوگی۔" (انوارِ اقبال صفحہ ۲۸۴ ماہنامہ الحق اکوڑہ پشاور ستمبر ۷۴ء صفحہ ۵۳)

الفرقان۔ جب افغانوں اور کشمیریوں کا اسرائیلی الاصل ہونا ایک حقیقت ہے تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی یہ تحقیق بھی ماننی پڑے گی کہ حضرت مسیح اسرائیلی ان اقوام کو پیغامِ الٰہی پہنچانے ان علاقوں میں آئے تھے اور محلہ خانیار سرینگر میں واقعی حضرت مسیح کی ہی قبر ہے۔

۴۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ غلط ہوا ہے

یومِ تشکر کے موقعہ پر مولوی ظفر احمد صاحب انصاری ممبر قومی اسمبلی کے اسلام آباد یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کی رپورٹ ہے کہ:۔

"کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ قادیانیوں سے اب کسی قسم کا جارحانہ تعرض نہیں کرنا چاہیئے تاکہ ملک میں امن برقرار رہے۔ لیکن بعض سامعین ان سے بھی الگ سوچ رہے تھے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ قادیانی تو صرف ختمِ نبوت کے منکر تھے پاکستان میں ابھی تک ایسے لوگ خاص مقامات اور اونچی کرسیوں پر متمکن ہیں جو سرے سے نبوت اور رسالت کے ہی منکر ہیں۔ یہ ملک و ملت کی تخریب کاری میں اس آزادی سے مصروف ہیں کہ ان کا ہاتھ پکڑنے والا ہی کوئی نہیں۔ یہاں تک کہ ایسے ہی گنے چنے لوگ کہہ رہے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ غلط ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلام آباد کے چند سربرآوردہ افسروں کے نام بھی گنوائے گئے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ انصاری صاحب کے اب "جارحانہ تعرض" کے ترک کرنے کی تلقین بھی قابلِ توجہ ہے۔ اور "سربرآوردہ افسروں" کا نقطۂ نگاہ بھی قابلِ غور ہے وما علینا الّا البلاغ المبین۔

۵۔ عربوں کے دباؤ کے سبب احمدیوں کو اقلیت قرار دیا گیا

روزنامہ امروز لاہور رقمطراز ہے کہ:۔

"ٹوبہ ٹیک سنگھ ۸ ستمبر۔ پاکستان جمہوری پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر حمزہ ایم۔ پی۔ اے نے کہا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے پر وزیر اعظم بھٹو کو مبارکباد پیش کرنے والوں کو شرم کرنی چاہیئے ...... عرب ممالک کا تو

پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔"

(روزنامہ مروز لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان ۔ بتلائیے کہ اب قومی اسمبلی کی قرارداد کو کیا کہا جائے؟

۶۔ مولانا ہزاروی کا "دوسرا مقصد"؟

مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا کہ:۔

"میرے بارے میں کہا جاتا ہے کہ میں بک گیا ہوں۔ انہوں نے کہا بکنے والے پر خدا کی لعنت ہو۔ میری زندگی کے دو مقصد تھے۔ ایک قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانا اور دوسرے ملک سے مودودیت کا خاتمہ کرنا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک مقصد تو پورا ہو گیا اب میں دوسرے مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کروں گا۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان ۔ علماء کے مقاصد بھی کتنے بلند ہیں۔ کہاں وہ نیک لوگ جو دن رات دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے مقصد کے لیے کوشاں ہیں اور کہاں یہ علماء جو محض کفرسازی کی مشینوں کے طور پر کام کر رہے ہیں؟

۷۔ مولوی مودودی صاحب کا تازہ ترین زہریلا بیان

نوائے وقت لاہور راوی ہے کہ مودودی صاحب نے کہا ہے کہ:۔

"دستور میں ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر سانپ کو لاٹھی ماری گئی ہے لیکن لاٹھی چلا کر بیٹھ رہنا سانپ کو جوابی حملے کی دعوت دینا ہے۔ قادیانی زخمی سانپ کی طرح پھنکار رہے ہیں۔ اگر خود زندہ رہنا چاہتے ہیں تو سانپ کو جلدی ختم کرنا ہوگا ورنہ وہ ڈس لے گا۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان ۔ یہ زہرناک بیان قرآن مجید کی اس آیت کی پوری پوری تائید کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ (آل عمران ع ۱۲) کہ جس دشمنی اور بغض کا اظہار ان کی زبانوں سے ہوا ہے ان کے سینے اس سے بھی خطرناک بغض چھپائے ہوئے ہیں۔

۸۔ ظہور مہدی کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے

شیعی رسالہ البشیر لاہور لکھتا ہے کہ:۔

"آخر زمانہ میں حضرت مہدیؑ کا ظہور ایک ایسا امر یقینی ہے جس پر علمائے سنی شیعہ دونوں متفق ہیں۔ حضرتؑ کے ظہور کا اعتقاد ضروریاتِ دین و مذہب امامیہ سے ہے اور ضروری دین سے انکار کرنے والے کو کافر کہتے

ہیں۔" (البشیر ستمبر ۷۲ء ص ۹)

الفرقان۔ اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ساری اُمّت کے ایسے مسلّمات میں ہے کہ اس عقیدہ کا منکر کافر ہے۔

۹۔ جناب بھٹو صاحب اور رائے صاحب کی حیثیت

مفتی زین العابدین نے اپنی تقریر کے دوران کہا:۔

"آپ کو یاد ہوگا کہ اس تحریک کے
آغاز میں ہی میں نے کہا تھا کہ بھٹو صاحب
اور رائے صاحب کی حیثیت ابوجہل کے
جوتوں سے زائد نہیں۔"

(المنبر لائلپور ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء ص ۱۴)

الفرقان۔ علماء کے اندازِ بیان کی یہ ایک مثال اپنے حکمرانوں کے متعلق ہے اپنے "مخالفین" کو کیا کچھ نہ کہتے ہوں گے۔

۱۰۔ جماعتِ اسلامی کے "دارالاسلام" کا انجام!

روزنامہ امروز لاہور زیرِ عنوان "جماعتِ اسلامی کیمبل پور کے امیر پر جعلسازی سے لاکھوں روپے جمع کر کے خورد برد کرنے کا الزام" لکھتا ہے:۔

"کیمبل پور میں جماعت اسلامی کے
ادارے دارالاسلام کی ملکیتی سات سو کنال
اراضی تھی جو جماعت نے فروخت کر دی
ہے ملزم (امیر جماعت اسلامی بہادر خان)
نے لوگوں سے کہا کہ جماعت اسلامی اس جگہ
ایک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی بنائے گی
جسے رجسٹرڈ کیا جائے گا اور اس سوسائٹی
کے قواعد و ضوابط مرتب ہونے کے بعد
عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔
عہدیدار اس کالونی میں ترقیاتی کاموں کی
نگرانی کریں گے اور اس سلسلہ میں ملزم نے
ہر خریدار سے ایک اقرارنامہ پر بھی دستخط
کرا لئے اور اس طرح لاکھوں روپیہ وصول
کیا جو حبیب بنک کی مقامی شاخ میں جمع
کرا دیا گیا۔ ملزم فخر الدین بٹ بھی اس کام
میں اس کا ساتھی تھا۔ لیکن دو سال گزرنے
کے باوجود انہوں نے حسب وعدہ نہ تو
کوئی سوسائٹی بنائی نہ اسے رجسٹرڈ کرایا
نہ اس کے قواعد و ضوابط مرتب کئے لیکن
ملزموں کے نام بنک میں جمع لاکھوں روپیہ
ملزم خان بہادر نے غیر قانونی طور پر بلا حق و
اختیار خرچ کرنا شروع کر دیا چنانچہ جماعتِ
اسلامی کے خان زمرد خان نے ملزموں کے
خلاف دھوکہ دہی اور خیانتِ مجرمانہ کے تحت
رپورٹ درج کرا دی۔"

(امروز لاہور ۷ اکتوبر ۷۲ء)

الفرقان۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

۱۱۔ ختمِ نبوت کا اصل مفہوم

مدیر المنبر لائل پور لکھتے ہیں کہ:۔

"ختم نبوت کے اس مفہوم کی طرف قوم کو متوجہ کرنا چاہیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الرسل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہماری پوری زندگی اجتماعی و انفرادی، معاشرتی و اقتصادی کھانے پینے کے مسائل سے لے کر ایوانِ حکومت کے مسائل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق طے ہونا چاہیئے۔ ختم نبوت کے اس مفہوم کو عام کرنا چاہیئے۔"

(اخبار لائل پور ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۳)

الفرقان: ختم نبوت کے اس مفہوم کو جب ہر احمدی صدقِ دل سے مانتا اور اس پر عمل پیرا ہے تو کیا انہیں منکرِ ختم نبوت قرار دینا سراسر ظلم و تعدی نہیں؟

۱۲۔ پیپلز پارٹی کے لیڈروں کو کافر کہنے والوں کا منہ بند کرنے کی راہ

"قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے کہا ہے کہ:-

"عوامی حکومت نے نوّے سالہ پرانا تنازعہ حل کر دیا ہے اور اس سے اُن لوگوں کا منہ بند ہو جائے گا جو پیپلز پارٹی کے لیڈروں کو کافر کہتے تھے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان: جن علماء نے پیپلز پارٹی کے لیڈروں کو کافر قرار دیا ہے ان کا منہ بند کرنے کا یہ انوکھا طریق ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم ٹھہرا دیا جائے۔ اگر اس سے ان کے منہ بند ہو گئے تو ماننا پڑے گا کہ وہ پیپلز پارٹی کے لیڈروں کو جھوٹے طور پر کافر کہتے تھے اور اس صورت میں وہ خود ملزم ٹھہریں گے۔

۱۳۔ عام مسلمانوں اور احمدیوں کا طریقِ عبادت

ملک امجد حسین صاحب ایڈووکیٹ قومی اسمبلی کے فیصلہ ۷ ستمبر پر تبصرہ کرتے ہوئے آئین میں مزید ترمیم کی ضرورت تجویز کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ قادیانی اور لاہوری فرقہ کے اصحاب پچھلے ۹۰ سال سے اپنی عبادت گاہوں کی ہیئت و ترکیب شکل و صورت وہی رکھتے ہیں جو مسلمانوں کی ہے۔ اذان کے الفاظ، قبلہ کا رُخ، عبادت کا طریق و انداز بھی وہی ہے جو عام مسلمانوں کا ہے ..... ان کے اور ہمارے طریقِ نماز، اذان، مساجد کی شکل و صورت، قبلہ کے تعین میں کوئی فرق نہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان: ان حالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ پہلی ترمیم کو بھی منسوخ کیا جائے نہ یہ کہ بہرحال اپنی بے جا ضد پر اڑے رہیں۔

۱۴۔ امام مہدی کا انکار مسلمانی سے ہاتھ دھونا ہے

شیعی رسالہ معارفِ اسلام لاہور لکھتا ہے:-

(الف) "اسلام میں مسئلہ ظہور امام مہدی فی آخر الایام اس قدر واضح اور مسلّمہ ہے کہ قرآن پاک کی آیات میں اس کے متعلق واضح ارشادات موجود ہیں اور مستند کتب فریقین شیعہ و غیر شیعہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔ اب ان کتب کو تسلیم کرنے والے بھی اگر اس سے انکار کرنے لگیں تو ایسے مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہے۔"

(ب) "وجود امام آخر الزمان سے انکار کرکے ایک مسلمان کو کہاں کہاں ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں؟ حقیقت الامر یہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے وجود امام مہدی سے انکار نہیں کیا جا سکتا ورنہ ہمیں مسلمانی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔"

(معارف اسلام لاہور اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ فاضل مدیر معارف اسلام نے ان سطور میں ۷ ستمبر کے فیصلہ کے "جمہوری تخیلات" کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ بات بھی معقول ہے کہ ساری امت قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں مسیح موعود اور امام مہدی کی بالاتفاق منتظر ہے۔ ان کے تشخص کے بارے میں اختلاف ہو سکتا ہے مگر یہ کیا کہ سرے سے ہی اس کا انکار کر دیا جائے؟

۵۔ "جمعہ کی عید حکمران کے لئے بھاری ہوتی ہے"

جناب شورش مدیر چٹان ۱۴ اکتوبر کو یعنی اٹھائیسویں روزہ کے دن بروز پیر لکھتے ہیں کہ:۔

"عید کا چاند ۱۶ اکتوبر کی شام کو کہیں نہ کہیں ضرور نظر آئے گا اور عید جمعرات ہی کو ہوگی۔ مولانا احتشام الحق کی صدارت میں بھی عید کا چاند بدھ کی شام کو نظر نہ آئے اور عید جمعرات کو نہ ہو تو پھر رؤیت ہلال کمیٹی اکارت ہو جاتی ہے۔ مولانا ایوب خان کے زمانہ میں جمعہ کو عید منانے کی سزا بھگت چکے ہیں۔ وہ ان کی پہلی اور آخری نظر بندی تھی۔ مولانا کی نگاہ میں اتنی تاثیر ہے کہ چاند ہو نہ ہو لیکن جب افق پر ان کی نگاہ جائے گی تو عید کا چاند ہزار پردوں سے نکل آئے گا۔ ایوب خان کے زمانہ میں یہ روایت کیونکر پھیلی کہ جمعہ کی عید حکمران کے لئے بھاری ہوتی ہے مولانا احتشام الحق کے ہوتے ہوئے چاند بھی غلطی نہیں کر سکتا۔ عید کا جمعرات کو ہونا لازم ہے۔" (چٹان ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ اس سال عید الفطر تو جمعہ کو ہی ہوئی ہے جمعرات کو نہیں ہوئی۔ اب مدیر چٹان کیا فرماتے ہیں؟

ضروری اطلاع

جن خریدار حضرات کے پتے تبدیل ہو جائیں وہ براہ کرم جلد تر اطلاع فرمایا کریں ورنہ رسالے ضائع ہوتے رہتے ہیں۔
(مینجر الفرقان)

چار سوالات کے مختصر جوابات

۱-س- نبی دنیاوی لحاظ سے بالکل اَن پڑھ ہوتا ہے مرزا صاحب نے بعض اساتذہ سے تعلیم حاصل کی ہے؟

ج (۱) یہ معیارِ صداقت قرآن و حدیث میں مذکور نہیں خود ساختہ ہے (۲) بالکل اَن پڑھ یعنی الاُمّی تو صرف ہمارے سید و مولےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے باقی انبیاء کے اُمّی ہونے کا قرآن مجید نے ذکر نہیں فرمایا (۳) قرآن مجید میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے عرض کیا تھا هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (کہف ع۹) کہ میں آپ کی تابعداری کرتا ہوں تا آپ مجھے تعلیم دیں چنانچہ انہوں نے چند سبق حاصل بھی کئے (۳) صحیح البخاری میں ہے کہ تَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ مصر) کہ حضرت اسمٰعیلؑ نے بنو جرہم قبیلہ سے عربی زبان سیکھی تھی۔

۲-س- مرزا صاحب نے ملازمت کی ہے حالانکہ کسی نبی نے کبھی ملازمت نہیں کی۔

ج (۱) یہ معیار اپنا ایجاد کردہ ہے قرآن و سنّت میں ذکر نہیں ہے (۲) قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کا قول ہے اِجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (یوسف ع) اے فرعون! مجھے خزانوں پر افسر مقرر کر۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ بطور وزیر مال ملازمت کرتے رہے اور قانونِ ملک کے پابند تھے جیسا کہ فرمایا مَا كَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (سورۃ یوسف ع۹) کہ حضرت یوسفؑ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو از خود روک نہ سکتے تھے (۳) ہمارے آقا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ (صحیح البخاری) کہ میں چند دراہم پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

۳-س- کسی نبی کا نام مرکب نہیں ہوا ہمیشہ مفرد ہوا ہے مرزا صاحب کا نام غلام احمد مرکب کیوں ہے؟

ج (۱) قرآن و حدیث میں یہ معیار بیان نہیں ہوا خود ساختہ ہے (۲) ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی گزرے ہیں ان سب کے نام بتائیں تا مرکب ناموں کی نشاندہی کر دی جائے (۳) ابراہیم نام مرکب ہے جس کے معنے "نیکوں کا باپ" ہیں۔ اسمٰعیل مرکب ہے جس کے معنے "خدا نے سُن لی" کے ہیں۔ حضرت مریم کو بشارت دی گئی تھی اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (آل عمران ع۵) کہ تیرے بیٹے کا نام المسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ کیا یہ مرکب نام نہیں؟ (۴) حضرت مرزا صاحب کا نام اللہ تعالیٰ نے الہاماً احمد قرار دیا ہے جو مفرد ہے۔

۴-س- مرزا صاحب نے متعدد دعاوی کئے ہیں مسیح، مہدی، نبی، مجدد وغیرہ۔ کیا کسی اور نبی نے بھی متعدد دعاوی کئے ہیں؟

ج (۱) یہ بھی خود ساختہ معیار ہے (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام تو ننانوے ۹۹ ہیں باقی محمدؐ، احمدؐ، حاشر، ماحی، العاقب بھی مشہور ہیں (۳) دراصل حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ تو ایک ہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں باقی نام تو آپکی ذمہ داریوں اور صفات کو ظاہر کرنے کیلئے ہیں۔ عیسائیوں کیلئے ہادی ہونے کے لحاظ سے مسیح ہیں مسلمانوں کی اصلاح کے لحاظ سے مہدی خدا سے ہدایت یافتہ ہیں۔ خدا سے کثرت سے ہمکلامی کے باعث نبی ہیں اور تابع شریعت محمدیہ ہونے کے لحاظ سے مجدد ہیں۔ ہندوؤں کے لئے پیغام قرآن دینے کے لحاظ سے کرشن ہیں۔ اصل دعویٰ ایک ہی ہے کہ آپ مامور من اللہ ہیں۔

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دواونس کی قیمت چھ روپے	**قدیمی سے اوّلین شہرہ آفاق** **حبّ اٹھرا رجسٹرڈ** مکمّل کورس بیس روپے	**زدجام عشق** طاقت کی لاثانی دوائ قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ	**زرینہ اولاد گولیاں** انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرّب دوائ تین روپے	اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں **حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** بالمقابل ایوان محمودؒ ربوہ	**معین الصحت** تلی بھوک خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو

یاد رکھیں

روزنامہ نوائے وقت میں ایک سچّی خبر

۵ راکتوبر کو سرگودھا میں احمدیوں کے مکانات اور دکانیں جلانے کا سانحہ عظیم قیامتِ صغریٰ کا منظر پیش کرتا تھا۔ عام اندازہ کے مطابق اس میں دو کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ ملک بھر کے مولوی اور اخبار نویس جھوٹا پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں کہ یہ سانحہ احمدیوں کے اُس حملہ کی وجہ سے ہوا جو انہوں نے مجلس عمل سرگودھا کے سیکرٹری اُدیب عبدالمنان پر کیا تھا۔ ان لوگوں کا یہ اشتعال انگیز جھوٹا پروپیگنڈا تا حال جاری ہے۔ خدا خدا کر کے ایک سچّی خبر نامہ نوائے وقت نے بایں الفاظ دی ہے:-

"پولیس نے دس روز کے اندر جو تحقیقات کی ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس میں پیپلز پارٹی کے ایک گروپ کا ہاتھ ہے ۔۔۔۔ ان پر قادیانیوں نے حملہ نہیں کیا تھا"

(نوائے وقت لاہور ۱۵ را کتوبر ۱۹۷۴ء)

الفردوس

انار کلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفردوس

۸۵ - انار کلی - لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، پھنی، ناخنہ، ضعف بصارت
وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ گذشتہ ساٹھ
سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ
کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ
پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا
ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت :- پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار - ربوہ - فون نمبر ۲۸ ۵

(طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری ٭ پرنٹر سید عبدالحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت :- دفتر الفرقان ربوہ)

ماہنامہ الفرقان اور احباب کا فرض

● حضرت امام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد :-

"میرے نزدیک الفرقان بیسیوں علمی رسالوں سے [illegible] چالیس ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہئے [illegible]"

● حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے [illegible] اس کی اشاعت بہت زیادہ وسیع ہو کیونکہ [illegible] تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں [illegible] بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے [illegible] رسالہ کی غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے [illegible] نقطۂ نظر سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز [illegible] جاری کرنے میں تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدائی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ [illegible] رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے [illegible] مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف [illegible] تعداد میں خود خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت [illegible] آفتاب اپنی پوری شان کے ساتھ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کرے۔" (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ [illegible])

(الفضل [illegible])

مینیجر الفرقان ربوہ

AL-FURQAN

FINE

[illegible] (Regd.)

Industries